نہج البلاغہ کا استناد

مصنفہ

حضرت فخر المحققین سید العلماء مولانا سید علی نقی صاحب قبلہ مجتہد العصر دام ظلہ

مطبوعہ سرفراز قومی پریس وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

امامیہ مشن لکھنؤ کی ترپنویں (۵۳) دینی خدمت

نہج البلاغہ جو امیر المومنینؑ کے کلام کا مجموعہ ہے اس میں بہت سے اختلافی مسائل پر بھی حضرت کے تصریحات موجود ہیں جو مسلمانوں کیلئے دلیلِ راہ بن سکتے ہیں۔ لیکن بعض افراد اپنے ذاتی اغراض کے ماتحت اس کے استناد و اعتبار میں گفتگو کرنا ضروری سمجھتے ہیں۔

حضرت سید العلماء دام ظلہ نے اس موضوع کو پیش نظر رکھکر اس تبصرہ کو تحریر فرمایا ہے جو تحقیقی لٹریچر میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔

امید ہے کہ اہل ذوق اس کتاب کو قدر کی نگاہ سے دیکھیں گے۔ اور مشن کی اس خدمت کو جو اس کتاب کی اشاعت کے ساتھ انجام پا رہی ہے علمی ہمت افزائی کے ساتھ قبول فرمائیں گے۔ والسلام

خادم مذہب
محمد رضا نقوی
سکریٹری امامیہ مشن
وکٹوریہ اسٹریٹ لکھنؤ

شعبان ۱۳۵۶ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلوٰۃ علیٰ سید المرسلین وآلہ الطاہرین

"نہج البلاغہ" اُن خطب و مکاتیب اور وصایا و حکم کا نام ہے جو علامہ سید رضیؒ موسوی نے قدیم و معتبر ترین کتب سے حضرت امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کے کلام سے جمع فرمائے ہیں۔

اگر قوت احساس اور ذوق بلاغت کوئی چیز ہے اور اگر کسی کتاب کے طرز تحریر اور معیار عبارت سے کسی مصنّف کی طرف اُسکی نسبت کے صحت و عدم صحت کو دریافت کیا جا سکتا ہے تو ہم وثوق کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ جس طرح ایک غیر مسلم کے سامنے قرآن کریم کے کلام الٰہی ہونے کا بہترین ثبوت اُس کا محیر العقول طرز بیان اور ہمت شکن اسلوب کلام ہے جس سے انسانی طاقتیں عاجز نظر آتی ہیں۔ اسی طرح نہج البلاغہ کے کلام امیر المومنینؑ ہونے کا بہترین ثبوت اُس کا حیرت انگیز معیارِ فصاحت اور عنوان بیان ہے جس سے عام انسانوں کی طاقتیں قاصر ہیں۔

اسی بنا پر اگرچہ نہج البلاغہ ایک شیعی عالم کی جمع کی ہوئی کتاب ہے لیکن اسکے کلام امیر المومنینؑ ہونے کا اعتراف رواداراور وسیع النظر علمائے اہل سنت نے بھی کیا ہے اور انھوں نے اس کتاب کو بہترین ثبوت امیر المومنینؑ کے درجۂ فصاحت و بلاغت کا قرار دیا ہے۔

وہ کشادہ حوصلگی کے ساتھ اس بات کا اعتراف کرتے ہیں کہ یہ کتاب کلام خالق کے ماتحت ہر مخلوق کے کلام سے بلند ہے جن میں سے بعض تصریحات جو سر دست ہمارے پیش نظر ہیں درج کیے جاتے ہیں۔

(۱) علامہ ابو حامد عبد الحمید بن ہبۃ اللہ معروف بہ ابن ابی الحدید مدائنی بغدادی متوفی ۶۵۵ھ جنھوں نے اس کتاب کی مبسوط شرح لکھی ہے وہ حضرت امیرؑ کے فضائل ذاتیہ میں فصاحت کے ذیل میں لکھتے ہیں:۔

اما الفصاحۃ فھو امام الفصحاء وسید البلغاء وعن کلامہ قیل دون کلام الخالق وفوق کلام المخلوقین ومنہ تعلم الناس الخطابۃ والکتابۃ قال عبد الحمید بن یحیی حفظت سبعین خطبۃ من خطب الاصلع ففاضت ثم فاضت وقال ابن نباتۃ حفظت من الخطابۃ کنزا لا یزیدہ الانفاق الا سعۃ وکثرۃ حفظت مائۃ فصل من مواعظ علی ابن ابیطالبؑ ولما قال محقن ابن ابی محقن لمعاویۃ جئتک من عند اعیی الناس قال لہ ویحک کیف یکون اعیی الناس فو اللہ ماسن الفصاحۃ لقریش غیرہ ویکفی ھذا الکتاب الذی نحن شارحوہ دلالۃ علی انہ لا یجاری فی الفصاحۃ ولا یباری فی البلاغۃ۔

"فصاحت کا آپکی یہ عالم ہے کہ آپ فصحاء کے امام اور بلغاء کے سرگروہ ہیں آپ ہی کے کلام کے متعلق یہ مقولہ ہے کہ وہ خالق کے کلام کے نیچے اور تمام

مخلوقین کے کلام سے بالاتر ہے اور آپ ہی سے دنیا نے خطابت وکتابت کے فن کو سیکھا۔ عبد الحمید بن یحیی نے کہا کہ میں نے ستر خطبے حضرت علی کے خطبوں سے یاد کیے تو انھوں نے مجھے فیض پہونچایا اور کتنا فیض پہونچایا۔ اور ابن نباتہ نے کہا ہے کہ میں نے خطابت کا وہ ذخیرہ محفوظ کیا ہے جو صرف ہونے سے بڑھتا ہی جائے گا۔ میں نے سو فصلیں مواعظ علیؑ ابن ابیطالب میں سے یاد کی ہیں۔ اور جب محقن ابن ابی محقن نے (خوشامد میں) معاویہ سے کہا کہ میں سب سے زیادہ گنگ شخص کے پاس سے آرہا ہوں تو معاویہ نے کہا کہ خبردار۔ وہ گنگ کیسے کہے جاسکتے ہیں حالانکہ خدا کی قسم فصاحت کا راستہ قریش کو نہیں دکھایا مگر انھوں نے۔ اور کافی ہے یہی کتاب جس کی ہم شرح لکھ رہے ہیں اس امر کے ثابت کرنے میں کہ حضرت فصاحت میں وہ بلند درجہ رکھتے ہیں کہ کوئی آپ کیساتھ نہیں چل سکتا اور بلاغت میں آپکا مقابلہ نہیں کیا جاسکتا"۔

علامہ مذکور دوسرے موقع پر لکھتے ہیں:۔

ان کثیرا من فصولہ داخل فی باب المعجزات المحمدیۃ لاشتمالھا علی الاخبار الغیبیۃ وخروجھا من وسع الطبیعۃ البشریۃ۔

اس کتاب کے اکثر مقامات حضرت رسول اکرمؐ کا معجزہ کہے جاسکتے ہیں۔ اس لیے کہ وہ غیبی خبروں پر مشتمل ہیں اور انسانی طاقت کے حدود سے بالاتر ہیں"۔ اور خصوصیت سے خطبہ شقشقیہ کے متعلق جو اکثر اشخاص کے اغراض مذہبی کے خلاف ہونے کی بنا پر خصوصیت سے شبہات وشکوک کا آماجگاہ بنایا جاتا ہے۔ علامہ ابن ابی الحدید نے

اپنے استاد ابوالخیر مصدق بن شبیب واسطی کا ایک واقعہ نقل کیا ہے کہ انھوں نے جب اپنے استاد شیخ ابو محمد عبداللہ بن احمد معروف با بن خشاب کے سامنے یہ خطبہ پڑھا تو ان سے دریافت کیا اتقول انھا منحولۃ کیا آپ کا خیال ہے کہ یہ خطبہ صحیح نہیں ہے اور بنایا ہوا ہے؟

ابن خشاب نے کہا: لا واللہ وانی لا علم انھا کلامہ کما اعلم انک مصدق ہرگز نہیں بلکہ مجھے اس بات کا کہ حضرت علی کا کلام ہے اتنا ہی یقین ہے جتنا اس بات کا کہ تم مصدق ہو"۔

مصدق نے کہا۔ ان کثیرا من الناس یقولون انھا من کلام الرضی "اکثر لوگوں کا تو یہ خیال ہے کہ وہ خود سید رضی کا لکھا ہوا ہے"۔

ابن خشاب نے کہا۔ انی للرضی ولغیر الرضی ھذا النفس و ھذا الاسلوب وقد وقفنا علی رسائل الرضی وعرفنا طریقتہ وفنہ فی الکلام المنثور، ومایقع مع ھذا الکلام فی خل ولا خمر ثم قال واللہ لقد وقفت علی ھذہ الخطبۃ فی کتب صنفت قبل ان یخلق الرضی بمأتی سنۃ ولقد وجدتھا مسطورۃ بخطوط اعرفھا واعرف خطوط من ھی من العلماء واھل الادب قبل ان یخلق النقیب ابو احمد والد الرضی۔

"بھلا رضی یا رضی کے علاوہ کسی اور کو کہاں یہ قدرت اور یہ طرز بیان ہم نے سید رضی کے خطوط دیکھے ہیں اور ان کے طرز نگارش کو پہچانتے ہیں اس کو اس

کلام سے کوئی تعلق ہی نہیں۔ خدا کی قسم میں نے اس خطبہ کو ان کتابوں میں دیکھا ہے جو رضی کی پیدائش کے دو سو سال پہلے تصنیف ہوئی ہیں اور میں نے اس کو ایسے علماء و ادباء کے خطوط سے لکھا پایا ہے جن کی تحریر کو میں پہچانتا ہوں اور وہ ابو احمد نقیب یعنی سید رضی کے والد کے بھی خلق ہونے کے پہلے تھے"۔

اس کے بعد خود علامہ ابن ابی الحدید کا بیان ہے کہ:۔ وقد وجدت انا کثیرا من ھذہ الخطبۃ فی تصانیف شیخنا ابی القاسم البلخی امام البغدادیین من المعتزلۃ وکان فی دولۃ المقتدر قبل ان یخلق الرضی بمدۃ طویلۃ ووجدت ایضا کثیرا منھا فی کتاب ابی جعفر ابن قبۃ احد متکلمی الامامیۃ وھو الکتاب المشھور المعروف بکتاب الانصاف وکان ابو جعفر ھذا من تلامذۃ الشیخ ابی القاسم البلخی ومات فی ذلک العصر قبل ان یکون الرضی موجودا۔

میں نے اس خطبہ کے اکثر اجزا شیخ ابو القاسم بلخی بغدادی کے تصانیف میں دیکھے ہیں جو سید رضی کی پیدائش کے بہت پہلے مقتدر باللہ عباسی کے زمانہ میں تھے۔ نیز اکثر اجزا اس کے ابو جعفر بن قبہ کی کتاب "الانصاف" میں دیکھے ہیں۔ یہ فرقۂ امامیہ کے متکلم تھے اور شیخ ابو القاسم بلخی کے تلامذہ میں سے تھے۔ اور اسی زمانہ میں انکا انتقال ہو گیا قبل اس کے کہ علامہ سید رضی عالم وجود میں آئیں۔

(۲) ابو السعادات مبارک مجد الدین ابن اثیر جزری متوفی سنہ ۶۰۶ھ ہیں جنھوں نے اپنی مشہور کتاب "نہایہ فی غریب الحدیث و الاثر" میں نہج البلاغہ کے مندرجہ خطب و کتب کو

الفاظ امیر المومنینؑ تسلیم کرتے ہوئے اُن کے الفاظ کو حل کیا ہے۔ چنانچہ اسوقت ہمارے سامنے داہنی طرف نہج البلاغہ اور بائیں طرف نہایہ ابن اثیر دونوں کتابیں کھلی رکھی ہیں اور ہم نہج البلاغہ سے سلسلہ وار فقرات نقل کر کے نہایہ ابن اثیر میں اُنکا وجود ثابت کرتے ہیں جس کے بعد دیکھنے والے کو کوئی شبہ باقی نہ رہیگا کہ نہج البلاغہ کے مندرجہ عبارات علمائے اسلام کے نزدیک امیر المومنینؑ کی طرف صحیح نسبت رکھتے ہیں۔

۱۔ نہج البلاغہ مطبوعہ مصر ص ۱۹ ثم انشأ سبحانہ فتق الاجواء وشق الارجاء وسکائک الھواء۔

نہایہ لغت (جوی) منہ حدیث علیؑ فتق الاجواء وشق الارجاء۔ لغت (سکک) منہ حدیث علیؑ شق الارجاء وسکائک الھواء

۲۔ صفحہ ۲۰۔ فرفعہ فی ھواء منفتق وجوٍّ منفہق۔

نہایہ لغت (فہق) منہ حدیث علیؑ فی ھواء منفتق وجوٍّ منفہق۔

ایضاً صفحہ ۲۰۔ بغیر عمد یدعمھا ولا دسار ینظمھا۔

نہایہ لغت (دسر) فی حدیث علیؑ رفعھا بغیر عمد یدعمھا ولا دسار ینظمھا

۳۔ صفحہ ۲۱۔ فی فلک دائر وسقف سائر ورقیم مائر۔

نہایہ لغت (رقیم) منہ حدیث علی فی صفۃ السماء سقف سائر ورقیم مائر۔

۴۔ صفحہ ۲۳۔ تربۃ سنھا بالماء حتی خلصت ولاطھا بالبلۃ حتی لزبت۔

نہایہ لغت (لزب) فی حدیث علیؑ ولاطھا بالبلۃ حتی لزبت۔

ایضاً لغت (لوط) فی خطبۃ علیؑ ولاطھا بالبلۃ حتی لزبت۔

۵۔ صفحہ ۳۲۔ والناس فی فتن انجذم فیھا حبل الدین وتزعزعت سواری الیقین واختلف النجر وتشتت الامر۔

نہایہ لغت (نجر) فی حدیث علیؑ واختلف النجر وتشتت الامر

۶۔ صفحہ ۳۵ خطبہ شقشقیہ۔ طفقت ارتأی بین ان اصول بید جذاء او اصبر علی طخیۃ عمیاء۔

نہایہ لغت (جذ) منہ حدیث علیؑ اصول بید جذاء ویروی بالحاء المہملۃ۔

ایضاً لغت (حذذ) فی حدیث علی اصول بید حذاء ... یروی بالجیم۔ وکانھا بالجیم اشبہ۔

۷۔ صفحہ ۳۷۔ فصاحبھا کراکب الصعبۃ ان اشنق لھا خرم وان اسلس لھا تقحم۔

نہایہ لغت (شنق) فی حدیث علی ان اشنق لھا خرم۔

۸۔ صفحہ ۳۹۔ لکنی اسففت اذا سفّوا وطرت اذ اطاروا۔

نہایہ لغت (سفف) فی حدیث علیؑ لکنی اسففت اذا سفّوا۔

۹۔ ایضاً صفحہ ۳۹ الی ان قام ثالث القوم نافجاً حضنیہ بین نثیلہ ومعتلفہ

نہایہ لغت (نفج) منہ حدیث علیؑ انا فی الحضنیہ۔ ایضاً لغت (ثل) فی حدیث علیؑ بین نثیلہ و معتلفہ۔

۱۰۔ صفحہ ۴۰۔ قام معہ بنو ابیہ یخضمون مال اللہ خضم الابل نبتۃ الربیع

نہایہ لغت (خضم) فی حدیث علی فقام الیہ بنوامیۃ یخضمون مال اللہ

خضم الابل نبتۃ الربیع۔

۱۱۔ ایضاً صفحہ ۴۰ مجتمعین حولی کربیضۃ الغنم۔

نہایہ لغت (ربض) منہ حدیث علی، والناس حولی کربیضۃ الغنم۔

۱۲۔ صفحہ ۴۱۔ لکنہم حلیت الدنیا فی اعینہم وراقہم زبرجھا۔

نہایہ لغت (حلا) فی حدیث علیؑ لکنہم حلیت الدنیا فی اعینہم۔

نہایہ لغت (زبرج) فی حدیث علی حلیت الدنیا باعینہم وراقہم

زبرجھا۔

۱۳۔ ایضاً صفحہ ۴۱۔ اما والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ

نہایہ لغت (فلق) منہ حدیث علیؑ والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ۔

ایضاً لغت (نسم) منہ حدیث علی والذی فلق الحبۃ وبرأ النسمۃ۔

۱۴۔ ایضاً صفحہ ۴۱۔ لالفیتم دنیاکم ھذہ ازھد عندی من عفطۃ عنز

نہایہ لغت (عفط) فی حدیث علیؑ ولکانت دنیاکم ھذہ اھون علیّ

من عفطۃ عنز۔

ایضاً لغت (عطف) فی حدیث علیؑ ولکانت دنیاکم ھذہ اھون

علیّ من عطفۃ عنز۔

(اس قسم کا جزئی اختلاف اختلاف نسخ کا نتیجہ ہے جس سے کوئی قدیمی

کتاب محفوظ نہیں ہوا کرتی)

۱۵۔ صفحہ ۴۲۔ تلک شقشقۃ ھدرت ثم قرّت۔

نہایہ لغت (شقشق) منہ حدیث علی فی خطبۃ لہ تلک شقشقۃ ھدرت

ثم قرّت۔

یہاں تک سب خطبۂ شقشقیہ کے الفاظ تھے۔

۱۶۔ صفحہ ۴۶۔ بل اندمجت علی مکنون علم لو بحت بہ لاضطربتم اضطراب

الارشیۃ فی الطّوی البعیدۃ

نہایہ لغت (دمج) منہ حدیث علیؑ بل اندمجت علی مکنون علم

لو بحت بہ لاضطربتم اضطراب الارشیۃ فی الطّوی البعیدۃ۔

۱۷۔ صفحہ ۴۷۔ فرکب بھم الزلل وزین لھم الخطل۔

نہایہ لغت (خطل) فی خطبۃ علیؑ فرکب بھم الزلل وزیّن لھم الخطل۔

۱۸۔ صفحہ ۴۸۔ فقد اقرّ بالبیعۃ وادّعی الولیجۃ۔

نہایہ لغت (ولج) فی حدیث علیؑ اقرّ بالبیعۃ وادّعی الولیجۃ۔

۱۹۔ صفحہ ۵۱۔ ایم اللہ لتغرقن بلدتکم حتی کانّی انظر الی مسجدھا کجؤجؤ

سفینۃ (او نعامۃ جاثمۃ۔ وفی روایۃ کجؤجؤ طیر فی لجۃ بحر۔

نہایہ لغت (جوجو) فی حدیث علیؑ کانی انظر الی مسجدھا کجؤجؤ سفینۃ او نعامۃ جاثمۃ او کجؤجؤ طائر فی لجۃ بحر۔

۲۰۔ صفحہ ۵۲۔ ذمتی بما اقول رھینۃ وانا بہ زعیم۔

نہایہ لغت (ذمم) فی حدیث علی ذمتی رھینۃ وانا بہ زعیم۔

ایضاً (زعم) منہ حدیث علی ذمتی رھینۃ وانا بہ زعیم۔

۲۱۔ صفحہ ۵۳۔ والذی بعثہ بالحق لتبلبلنّ بلبلۃ ولتغربلن غربلۃ۔

نہایہ لغت (بلبل) منہ خطبۃ علی لتبلبلنّ بلبلۃ ولتغربلن غربلۃ۔

۲۲۔ ایضا صفحہ مذکورہ۔ واللہ ماکتمت وشمۃ ولا کذبت کذبۃ۔

نہایہ لغت (وشم) فی حدیث علی واللہ ماکتمت وشمۃ۔

۲۳۔ صفحہ ۵۶۔ لایھلک علی التقوی سنخ اصل ولا یظمأ علیھا زرع قوم

نہایہ لغت (سنخ) فی حدیث علیؑ لایظمأ علی التقوی سنخ اصل۔

یہ بھی اختلاف نسخہ کا نتیجہ ہے۔

۲۴۔ صفحہ ۵۸۔ ورجل قمش جھلا موضع فی جھال الامۃ عاد فی اغباش الفتنۃ (محشی لکھتے ہیں) ویروی غارّ فی اغباش الفتنۃ

نہایہ لغت (غبش) منہ حدیث علی قمش علما غارّا باغباش الفتنۃ

۲۵۔ صفحہ ۶۰۔ یذری الروایات اذراء الریح الھشیم۔

محشی کتاب محمد عبدہ لکھتے ہیں۔ ویروی یذرو الروایات کما تذرو

الریح الھشیم۔

نہایہ لغت (ذرو) منہ حدیث علیؑ یذرو الروایات ذرو الریح الھشیم۔

۲۶۔ صفحہ ۶۶۔ الا وان الشیطان قد ذمر حزبہ واستجلب جلبہ۔

نہایہ لغت (ذمر) منہ حدیث علیؑ الا وان الشیطان قد ذمر حزبہ

۲۷۔ صفحہ ۶۷۔ ھبلتھم الھبول لقد کنت وما اھدد بالحرب۔

نہایہ لغت (ہبل) منہ حدیث علیؑ ھبلتھم الھبول۔

۲۸۔ ایضا صفحہ مذکورہ۔ فاذا رأی احدکم لاخیہ غفیرۃ اھل او مال او نفس فلا تکونن لہ فتنۃ۔

نہایہ لغت (غفر) فی حدیث علی اذا رأی احدکم لاخیہ غفیرۃ من اھل او مال فلا یکونن لہ فتنۃ۔

۲۹۔ ایضا صفحہ مذکورہ فان المرء المسلم مالم یغش دناءۃ تظھر فیخشع لھا اذا ذکرت وتغری بھا لئام الناس کان کالفالج الیاسر

نہایہ لغت (فلج) فی حدیث علیؑ ان المسلم مالم یغش دناءۃ یخشع لھا اذا ذکرت وتغری بھا لئام الناس کالیاسر الفالج۔

ایضا لغت (یسر) فی حدیث علیؑ انّ المسلم مالم یغش دناءۃ یخشع

لها اذا ذکرت وتغری بها النائم الناس کالیاسر الفالج

۳۰۔ صفحہ ۷۲ ۔ اللّٰھمّ مث قلوبھم کمایماث الملح فی الماء

نہایہ لغت (میث) منہ حدیث علی اللھم مث قلوبھم کما یماث الملح فی الماء.

۳۱۔ صفحہ ۷۵ ۔ البسہ اللہ ثوب الذل وشملۃ البلاء ودیث بالصغار والقماء

نہایہ لغت (دیث) فی حدیث علی ودیث بالصغار۔

۳۲۔ صفحہ ۷۷ ۔ فاذا امرتکم بالسیر الیھم فی ایام الصّیف قلتم ھذہ حمارۃ القیظ امھلنا یسبخ عنا الحر واذا امرتکم بالسیر الیھم فی الشتاء قلتم ھذہ صبارّۃ القر۔ امھلنا ینسلخ عنا البرد۔

نہایہ لغت (حمر) فی حدیث علی حمارّۃ القیظ ای شدۃ القیظ

〃 (سبخ) منہ حدیث علیؑ امھلنا یسبخ عنا الحرّ ای یخفّ۔

〃 (صبر) فی حدیث علیؑ قلتم ھذہ صبارّۃ القر۔

۳۳۔ صفحہ ۷۸ ۔ لقد نھضت فیھا وما بلغت العشرین وھا انا قد ذرفت علی السّتّین

محشی کتاب علامہ محمد عبدہ تحریر کرتے ہیں۔

فی الخطبۃ روایات اخری لاتختلف عن روایۃ الشریف فی المعنی وان اختلف عنھا فی بعض الالفاظ انظر الکامل للمبرد

اس خطبہ میں نسخے مختلف ہیں اور الفاظ میں بہت فرق ہے۔ دیکھو کتاب کامل مبرد۔

نہایہ لغت (ذرف) فی حدیث علیؑ انا الآن قد ذرفت علی الخمسین

۳۴۔ صفحہ ۸۳ ۔ من رمی بکم فقد رمی بافوق ناصل۔

نہایہ لغت (فوق) منہ حدیث علیؑ ومن رمی بکم فقد رمی بافوق ناصل

ایضا لغت (نصل) منہ حدیث علیؑ ومن رمی بکم فقد رمی بافوق ناصل

۳۵۔ صفحہ ۸۷ ۔ فھم بین شرید نادّ وخائف مقموع وساکت مکعوم۔

نہایہ لغت (کعم) منہ حدیث علیؑ فھم بین خائف مقموع وساکت مکعوم۔

۳۶۔ صفحہ ۸۸ ۔ فھم فی بحر اجاج افواھھم ضامزۃ وقلوبھم قرحۃ۔

نہایہ لغت (ضمز) فی حدیث علیؑ افواھھم ضامزۃ وقلوبھم قرحۃ۔

۳۷۔ صفحہ ۹۲ ۔ لاظن بکم ان لو حمس الوغا واستحرّ الموت قد انفرجتم عن ابن ابیطالب انفراج الرّاس۔

نہایہ لغت (حمس) حدیث علی حمس الوغاء واستحرّ الموت۔

۳۸ صفحہ ۹۵ ۔ فانا نذیر کم ان تصبحوا صرعی باثناء ھذا النھر وھضام ھذا الغائط۔

نہایہ لغت (ھضم) منہ حدیث علیؑ صرعی باثناء ھذا النّھر واھضام ھذا الغائط۔

۳۹۔ صفحہ ۹۶۔ لِمَاتَ لا اباً لکم بجرا ولا اردت لکم ضرّا۔

نہایہ لغت (بجر) منہ کلام علیؑ لمات لا اباً لکم بجرا۔

۴۰۔ صفحہ ۹۹۔ ثم خرج الیّ منکم جنید متذائب ضعیف کانما یساقون الی الموت وہم ینظرون۔

نہایہ لغت (ذاب) فی حدیث علیؑ خرج منکم الیّ جنید متذائب ضعیف۔

۴۱۔ صفحہ ۱۰۶۔ بعثت مقدمتی وامرتہم بلزوم ہذا الملطاط حتی یاتیہم امری۔

نہایہ لغت (ملط) منہ حدیث علیؑ فامرتہم بلزوم ہذا الملطاط حتّیٰ یاتیہم امری۔

۴۲۔ صفحہ ۱۰۹۔ الا وان معاویۃ قاد لمّۃ من الغواۃ وعمس علیہم الخبر۔

نہایہ لغت (لمم) منہ حدیث علیؑ الا وان معاویۃ قاد لمۃ من الغواۃ

۴۳۔ صفحہ ۱۱۰۔ فلم یبق منہا الّا سملۃ کسملۃ الاداوۃ او جرعۃ کجرعۃ المقلۃ

نہایہ لغت (مقل) فی حدیث علیؑ لم یبق منہا الّا جرعۃ کجرعۃ المقلۃ۔

۴۴۔ صفحہ ۱۱۴۔ اما انّہ سیظہر علیکم بعدی رجل رحب البلعوم مندحق البطن

نہایہ لغت (دحق) فی حدیث علیؑ سیظہر بعدی علیکم رجل مندحق البطن

۴۵۔ صفحہ ۱۱۵۔ اصابکم حاصب ولا بقی منکم آبر۔

شریف رضی لکھتے ہیں۔ ویروی اثر ——— وہو اصحّ الوجوہ عندی ——— ویروی ابز

نہایہ لغت (ابر) منہ حدیث علیؑ فی دعائہ علی الخوارج اصابکم حاصب ولا بقی منکم آبر۔

ایضاً لغت (اثر) منہ حدیث علیؑ فی دعائہ علی الخوارج ولا بقی منکم آثر والمرویّ فیہ بالباء الموحدۃ۔

۴۶۔ صفحہ ۱۲۴۔ اکملوا اللّامۃ وقلقلوا السّیوف فی اغمادہا قبل سلّہا والحظوا الخزر واطعنوا الشزر ونافحوا بالظبا وصلوا السیوف بالخطا۔

نہایہ لغت (لأم) منہ حدیث علیؑ کان یحرّض اصحابہ یقول تجلببوا السّکینۃ واکملوا اللّؤم ہو جمع لأمۃ۔

ایضاً لغت (قلق) منہ حدیث علی اقلقوا السیوف فی الغمد۔

ایضاً لغت (شزر) فی حدیث علی الحظوا الشزر۔

" " (نفح) منہ حدیث علیؑ فی صفین نافحوا بالظّبا۔

" " (ظبی) فی حدیث علی نافحوا بالظّبا۔

(بعض فقرات میں نسخہ کا اختلاف ہے)

۴۷۔ صفحہ ۱۲۵۔ علیکم بہذا السواد الاعظم والرّواق المطنب فاضربوا ثبجہ فان الشیطان کامن فی کسرہ قد قدم للوثبۃ یدا واخّر للنکوص رجلا فصمدا

صمداً حتی ینجلی لکم عمود الحق۔

نہایہ لغت (ثبج) منہ حدیث علیؑ وعلیکم الرواق المطنب فاضربوا ثبجہ

فانّ الشیطان راکد فی کسرہ

ایضاً لغت (وثب) فی حدیث علیؑ یوم صفین قدم للوثبۃ یداً واخّر

للنکوص رجلا

ایضاً لغت (نکص) فی حدیث علی قدم للوثبۃ یدا واخّر للنکوص رجلا۔

" (صمد) منہ حدیث علیؑ فصمداً صمداً حتی ینجلی لکم عمود الحق

۴۸۔ صفحہ ۱۲۷۔ کم اداریکم کما تدارٰی البکار العمدۃ والثیاب المتداعیۃ

کلّما حیصت من جانب تہتکت من آخر کلّما اطلّ علیکم منسر من مناسر اہل

الشام اغلق کل رجل منکم بابہ وانجحر انجحار الضبّۃ فی جحرھا والضبع فی وجارھا۔

نہایہ لغت (عمد) منہ حدیث علیؑ اداریکم کما تدارٰی البکار العمدۃ۔

ایضاً لغت (حوص) منہ حدیث علیؑ کلّما حیصت من جانب تہتکت

من آخر۔

ایضاً لغت (نسر) فی حدیث علیؑ کلما اطلّ علیکم منسر من مناسر

اہل الشام اغلق کل رجل منکم بابہ۔

ایضاً لغت (وجر) فی حدیث علیؑ وانجحر انجحار الضبّۃ فی جحرھا

والضبع فی وجارھا۔

۴۹۔ ایضاً صفحہ مذکورہ۔ اضرع اللہ خدودکم واتعس جدودکم۔

نہایہ لغت (ضرع) منہ حدیث علیؑ اضرع اللہ خدودکم۔

۵۰۔ صفحہ ۱۲۸۔ ملکتنی عینی وانا جالس فسنح لی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ فقلت

یا رسول اللہ ماذا لقیت من امتک من الاود واللدد۔

نہایہ لغت (لدد) منہ حدیث علی رأیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ

فی النوم فقلت یا رسول اللہ ماذا لقیت بعدک من الاود واللدد۔

۵۱۔ صفحہ مذکورہ۔ انتم کالمرأۃ الحامل حملت فلمّا اتمّت املصت ومات قیمھا

وطال تأیّمھا۔

نہایہ لغت (ملص) منہ حدیث علیؑ فلمّا اتمت املصت ومات قیمھا

" (ایم) منہ کلام علیؑ مات قیمھا وطال تأیّمھا

۵۲۔ صفحہ ۱۲۹۔ ویلمّہ کیلاً بغیر ثمن لو کان لہ وعاء۔

نہایہ لغت (ویل) منہ حدیث علیؑ ویل امّہ کیلاً بغیر ثمن لو انّ لہ وعاء

۵۳۔ صفحہ ۱۳۰ (من خطبۃ لہ علّم فیھا النّاس الصّلوۃ علی النّبیؐ) اللّھم داحی

المدحوّات وداعم المسموکات وجابل القلوب علی فطرتھا۔

نہایہ لغت (دحی) فی حدیث علیؑ وصلوتہ علی النّبیؐ اللّھم داحی المدحوّات

ویروی المدحیات۔

۵۴۔ صفحہ ۱۳۱۔ الدافع جیشات الاباطیل والدامغ صولات الاضالیل کما

حمّل فاضطلع قائما بامرک مستوفزا فی مرضاتک غیر ناکل عن قدم ولا واہٍ فی عزم۔

نہایہ لغت (دمغ) فی حدیث علی دامغ جیشات الاباطیل

" " (جیش) منہ حدیث علی فی صفۃ النبی ص دامغ جیشات الاباطیل۔

" " (ضلع) منہ حدیث علیؑ فی صفۃ النبی ص کما حمّل فاضطلع بامرک

" " (نکل) فی حدیث علی غیر ناکل فی قدم۔

" " (قدم) منہ حدیث علی غیر ناکل فی قدم ولا واہنا فی عزم۔

۵۵۔ صفحہ مذکورہ حتی اوری قبسا للقابس واضاء الطریق للخابط۔

نہایہ لغت (قبس) منہ حدیث علی حتی اوری قبسا القابس۔

" " (وری) منہ حدیث علیؑ حتی اوری قبسا لقابس۔

۵۶۔ صفحہ ۱۳۲۔ فھو امینک المامون وخازن علمک المخزون وشہیدک یوم الدین وبعیثک بالحق۔

نہایہ لغت (بعث) فی حدیث علی یصف النبیؐ شہیدک یوم الدین وبعیثک نعمۃ۔

" " (شہد) منہ حدیث علی وشہیدک یوم الدین۔

۵۷۔ صفحہ ۱۳۴۔ اما ان لہ امرۃ کلعقۃ الکلب انفہ۔

نہایہ لغت (امر) فی حدیث علیؑ اما انّ لہ امرۃ کلعقۃ الکلب انفہ۔

۵۸۔ صفحہ ۱۳۷۔ انّ بنی امیّۃ لیفوّقوننی تراث محمد صلی اللہ علیہ وآلہ تفویقا لانفضنّھم نفض اللّحام الوذام التربۃ ــــ ویروی التراب الوذمۃ۔

نہایہ لغت (فوق) منہ حدیث علیؑ ان بنی امیّۃ لیفوّقوننی تراث محمّد تفویقا۔

" " (وذم) فی حدیث علیؑ لئن ولیت بنی امیّۃ لانفضنّھم نفض القصّاب الوذام التربۃ وفی روایۃ التراب الوذمۃ۔

۵۹۔ صفحہ ۱۳۹۔ اتزعم انک تھدی الی الساعۃ التی من سار فیھا صرف عنہ السوء وتخوّف من السّاعۃ التی من سار فیھا حاق بہ الضّرّ۔

نہایہ لغت (حیق) منہ حدیث علیؑ تخوّف من الساعۃ التی من سار فیھا حاق بہ الضّرّ۔

۶۰۔ صفحہ ۱۴۳۔ من ساعاھا فاتتہ ومن قعد عنھا واتتہ۔

نہایہ لغت (سعی) منہ حدیث علیؑ فی ذم الدنیا من ساعاھا فاتتہ۔

۶۱۔ صفحہ ۱۴۴۔ البسکم الریاش وارفغ لکم المعاش۔ نہایہ لغت (رفغ) فی حدیث علیؑ ارفغ لکم المعاش

۶۲۔ صفحہ ۱۴۵۔ حتی اذا انس نافرھا واطمانّ ناکرھا قمصت بارجلھا وقنصت باحبلھا واقصدت باسھمھا واعلقت المرء اوھاق المنیۃ۔

نہایہ لغت (قنص) منہ حدیث علیؑ قمصت بارجلھا وقنصت باحبلھا

ایضا لغت (قصد) فی حدیث علیؑ واقصدت باسھمھا

ایضاً لغت (وهق) فی حدیث علیؑ واعلقت المرء اوهاق المنیة۔

۶۳۔ صفحہ ۱۴۶۔ اخرجهم من ضرائح القبور واوکار الطیور واوجرة السباع ومطارح المهالک سراعا الی امره مهطعین الی معاده رعیلا صموتا قیاما صفوفا۔

نہایہ لغت (هطع) فی حدیث علیؑ سراعا الی امره مهطعین الی معاده۔

〃 (رعل) منه حدیث علی سراعا الی امره رعیلا۔

۶۴۔ صفحہ ۱۴۸۔ عباد مخلوقون اقتدارا ومربوبون اقتسارا۔

نہایہ لغت (قسر) فی حدیث علی مربوبون اقتسارا۔

۶۵ صفحہ ۱۴۹۔ وکشف عنهم سدف الریب وخلوا لمضمار الجیاد وروية الارتیاد واناة المقتبس المرتاد۔

نہایہ لغت (سدف) منه حدیث علیؑ وکشف عنهم سدف الریب۔

(۶۶) صفحہ ۱۵۰۔ جعل لکم اسماعا لتعی ما عناها والصارا لتجلو عن عشاها واشلاء جامعة لاعضائها ملائمة لاحنائها۔

نہایہ لغت (شلو) حدیث علی واشلاء جامعة لاعضائها۔

〃 (حنو) منه حدیث علیؑ ملائمة لاحنائها۔

۶۷۔ صفحہ ۱۵۱۔ ارهقتهم المنایا دون الآمال وشذبهم عنا تخرم الآجال۔

نہایہ لغت (شذب) منه حدیث علیؑ شذبهم عنا تخرم الآجال۔

۶۸۔ صفحہ ۱۵۲۔ فهل ینتظر اهل بضاضة الشباب الا حوانی الهرم واهل غضارة الصحة الا نوازل السقم واهل مدة البقاء الا آونة الفناء مع قرب الزیال وازوف الانتقال وعلز القلق والم المضض غصص الجرض۔

نہایہ لغت (بضض) فی حدیث علیؑ هل ینتظر اهل بضاضة الشباب الا کذا۔

ایضاً لغت (حنو) منه حدیث علیؑ فهل ینتظر اهل بضاضة الشباب الا حوانی الهرم۔

ایضاً لغت (غضض) منه حدیث علیؑ هل ینتظر اهل غضاضة الشباب

(یہ اختلاف نسخہ کا نتیجہ ہے)

ایضاً لغت (علز) فی حدیث علیؑ هل ینتظر اهل بضاضة الشباب الا علز القلق۔

ایضاً لغت (جرض) فی حدیث علیؑ هل ینتظر اهل بضاضة الشباب الا علز القلق وغصص الجرض۔

(ان دونوں جگہ محل استشہاد پر اکتفا کرتے ہوئے ربط کلام سمجھانے کیلئے فقرہ کے اول کو آخر کے ساتھ ملحق کر دیا گیا ہے۔ اور درمیانی اجزا اس لغت کے ذیل میں غیر ضروری ہونے کی بنا پر ترک کیے گئے ہیں)

۶۹۔ ایضاً صفحہ مذکورہ۔ فهل دفعت الاقارب او نفعت النواحب۔

نہایہ لغت (نحب) حدیث علیؑ فہل دفعت الاقارب ونفعت النواحب -

۷۰ - صفحہ ۱۵۳-۱۵۴ - وظلف الزهد شهواته واوجف الذکر بلسانه وقدم

الخوف لابانه وتنکب المخالج عن وضح السبیل -

محشی لکھتے ہیں لفظ ارجف کے تحت ہیں - ویروی اوجف بالواو -

نہایہ لغت (ظلف) فی حدیث علیؑ ظلف الزهد شهواته -

" (وجف) منه حدیث علیؑ واوجف الذکر بلسانه -

" (خلج) منه حدیث علیؑ تنکب المخالج عن وضح السبیل -

۷۱ - صفحہ ۱۵۴-۱۵۵ - قد عبر معبر العاجلة حمیدا وقدم ذات الآجلة

سعیدا وبادر من وجل واکمش فی مهل -

نہایہ لغت (کمش) منه حدیث علیؑ بادر من وجل واکمش فی مهل

۷۲ - صفحہ ۱۵۶ - ام هذا الذی انشأه فی ظلمات الارحام وشغف الاستار

نطفة دهاقا وعلقة محاقا وجنینا وراضعا وولیدا ویافعا -

نہایہ لغت (شغف) فی حدیث علیؑ انشأه فی ظلم الارحام وشغف

الاستار -

" (دهق) حدیث علیؑ نطفة دهاقا وعلقة محاقا -

۷۳ - ایضاً صفحہ مذکورہ - حتّی اذا قام اعتداله واستوی مثاله نفر

مستکبرا وخبط سادرا -

نہایہ لغت (سدر) فی حدیث علی نفر مستکبرا وخبط سادرا -

۷۴ - صفحہ ۱۵۷ - دهمته فجعات المنیة فی غبر جماحه وسنن مراجه -

نہایہ لغت (عنن) منه حدیث علیؑ دهمته المنیة فی عنن جماحه -

(یہ نسخہ کا اختلاف ہے)

۷۵ - ایضاً صفحہ مذکورہ - والمرء فی سکرة ملهیة وغمرة کارثة وانة موجعة

وجذبة مکربة وسوقة متعبة

نہایہ لغت (کرث) منه حدیث علیؑ فی سکرة ملهیة وغمرة کارثة -

۷۶ - صفحہ ۱۵۹ - الآن عباد الله والخناق مهمل والروح مرسل فی فینة الارشاد

وراحة الاجساد

محشی لکھتے ہیں - ویروی فینة الارتیاد -

نہایہ لغت (فین) منه حدیث علیؑ فی فینة الارتیاد وراحة الاجساد -

۷۷ - صفحہ ۱۶۰ - عجبا لابن النابغة یزعم لاهل الشام انّ فیّ دعابة وانّی امرؤ

تلعابة اعافس وامارس

نہایہ لغت (لعب) فی حدیث علیؑ زعم ابن النابغة انّی تلعابة -

" (عفس) منه حدیث علیؑ اعافس وامارس -

۷۸ - صفحہ ۱۶۰-۱۶۱ - انّه لیقول فیکذب ویعد فیخلف ویسأل فیلحف

ویُسأل فیبخل ویخون العهد ویقطع الالّ -

نہایہ لغت (ال) منہ حدیث علیؑ یخون العہد ویقطع الالّ ۔

۷۹ صفحہ ۱۶۷ ۔ فاین تذہبون وانّی تؤفکون والاعلام قائمۃ والآیات واضحۃ والمنار منصوبۃ فاین یتاہ بکم بل کیف تعمہون وبینکم عترۃ نبیّکم ۔

نہایہ لغت (عمہ) فی حدیث علیؑ فاین تذہبون بل کیف تعمہون ۔

۸۰ ۔ صفحہ ۱۶۹ ۔ لم یجبر عظم احد من الامم الّا بعد ازل وبلآء ۔

نہایہ لغت (ازل) منہ حدیث علیؑ الّا بعد ازل وبلاء

۸۱ ۔ صفحہ ۱۷۰ ۔ ارسلہ علی حین فترۃ من الرسل وطول ھجعۃ من الامم واعتزام من الفتن ۔

محشی لکھتے ہیں ۔ ویروی اعترام بالراء المھملۃ ۔

نہایہ لغت (عرم) منہ حدیث علیؑ علی حین فترۃ من الرّسل واعترام من الفتن ۔

۸۲ ۔ صفحہ ۱۷۲ ۔ لم یزل قائما دائما اذ لا سمآء ذات ابراج ولا حجب ذات ارتاج ولا لیل داج ولا بحر ساج ۔

نہایہ لغت (سجی) منہ حدیث علیؑ ولا لیل داج ولا بحر ساج

۸۳ صفحہ ۱۷۴ ۔ الحمد للہ الذی لا یفرہ المنع والجمود ولا یکدیہ الاعطاء والجود ۔

نہایہ لغت (وفر) فی حدیث علیؑ الحمد للہ الذی لا یفرہ المنع ۔

ایضاً لغت (وکد) فی حدیث علیؑ الحمد للہ الذی لا یفرہ المنع ولا یکدہ الاعطآء ۔

۸۴ صفحہ ۱۷۵ ۔ لو وھب ما تنفست عنہ معادن الجبال وضحکت عنہ اصداف البحار من فلزّ اللجین والعقیان ۔

نہایہ لغت (فلز) منہ حدیث علیؑ من فلزّ اللجین والعقیان

۸۵ صفحہ ۱۷۹ ۔ کذب العادلون بک اذ شبہوک باصنامہم ۔

نہایہ لغت (عدل) منہ حدیث علیؑ کذب العادلون بک اذ شبہوک باصنامہم ۔

۸۶ ۔ صفحہ ۱۸۱ ۔ ونظم بلا تعلیق رھوات فرجہا ولاحم صدوع انفراجہا ووشّج بینہا وبین ازواجہا ۔

نہایہ لغت (وشج) منہ حدیث علیؑ ووشّج بینہا وبین ازواجہا ۔

۸۷ ۔ صفحہ ۱۸۲ ۔ وامسکہا من ان تمور فی خراق الھوآء بایدہ

نہایہ لغت (اید) منہ خطبۃ علیؑ وامسکہا من ان تمور بایدہ ۔

۸۸ ۔ صفحہ ۱۸۳ ۔ خلق سبحانہ لاسکان سمٰواتہ وعمارۃ الصفیح الاعلی من ملکوتہ خلقا بدیعا من ملئکتہ ۔

نہایہ لغت (صفح) منہ حدیث علیؑ وعمارۃ الصفیح الاعلیٰ من ملکوتہ ۔

۸۹ ۔ صفحہ ۱۸۴ ۔ لم ترتحلہم عقب اللیالی والایام ولم ترم الشکوک

بنوازعها عزیمة ایمانهم۔

نہایہ لغت (نزع) فی حدیث علیؑ ولم ترم الشکوک بنوازعها عزیمة ایمانهم۔

۹۰۔ صفحہ ۱۸۵۔ منهم من هو فی خلق الغمام الدّلح۔

نہایہ لغت (دلح) منہ حدیث علیؑ و وصف الملئکة فقال و منهم کالسحاب الدّلح۔

۹۱۔ صفحہ ۱۸۶۔ وتمکّنت من سویدآء قلوبهم وشیجة خیفته۔

نہایہ لغت (وشج) منہ حدیث علیؑ وتمکّنت من سویدآء قلوبهم وشیجة وخیفته۔

۹۲۔ صفحۂ مذکورہ۔ لم تغض رغباتهم فیخالفوا عن رجاء ربّهم ولم تجفّ لطول المناجاة اسلات السنتهم۔

نہایہ لغت (اسل) فی کلام علیؑ لم تجف لطول المناجاة اسلات السنتهم

۹۳۔ صفحہ ۱۸۷۔ لم تنقطع اسباب الشفقة منهم فینوا فی جدّهم۔

نہایہ لغت (ونا) منہ حدیث علیؑ لا تنقطع اسباب الشفقة منهم فینوا فی جدّهم۔

۹۴۔ صفحہ ۱۸۹۔ وردّت من نخوة بأوه واعتلائه وشموخ انفه وسموّ غلوائه وکعمته علیٰ کظة جریته فهمد بعد نزقاته ولبّد بعد زیفان وثباته

نہایہ لغت (غلو) فی حدیث علیؑ شموخ انفه وسموّ غلوائه۔

ایضاً لغت (زیف) فی حدیث علیؑ بعد زیفان وثباته۔

۹۵۔ صفحہ ۱۸۹۔ ۱۹۰۔ فلما سکن هیاج المآء من تحت اکنافها وحمل شواهق الجبال الشمّخ البذّخ علیٰ اکتافها فجّر ینابیع العیون من عرانین انوفها وفرّقها فی سهوب بیدها واخادیدها وعدّل حرکاتها بالرّاسیات من جلامیدها وذوات الشناخیب الشمّ من صیاخیدها فسکنت من المیدان لرسوب الجبال فی قطع ادیمها۔

نہایہ لغت (بذخ) منہ حدیث علیؑ وحمل الجبال البذّخ علیٰ اکتافها۔

" " (عرن) منہ حدیث علیؑ من عرانین انوفها۔

" " (شنخب) فی حدیث علیؑ ذوات الشناخیب الصم۔

" " (مید) منہ حدیث علیؑ فسکنت من المیدان برسوب الجبال

۹۶۔ صفحہ ۱۹۱۔ حتی اذا تمخضت لجّة المزن فیه والتمع برقه فی کففه ولم ینم ومیضه فی کنهور ربابه ومتراکم سحابه ارسله سحّاً متدارکاً قد اسفّ هیدبه تمریه الجنوب درر اهاضیبه ودفع شآبیبه

نہایہ لغت (کفف) منہ حدیث علیؑ یصف السحاب والتمع برقه فی کففه۔

" (کنهور) فی حدیث علیؑ ومیضه فی کنهور ربابه

" (هضب) منہ حدیث علیؑ تمریه الجنوب درر اهاضیبه

ایضاً لغت (شأب) فی حدیث علیؑ تمریه الجنوب درّ اهاضیبه و دفع شآبیبه۔

۹۷۔ صفحہ ۱۹۲۔ فلمّا القت السّحاب برک بوانیها و بعاع ما استقلّت به من العبأ المحمول علیها اخرج به من هوامد الارض النّبات و من زعر الجبال الاعشاب۔

نہایہ لغت (برک) فی حدیث علیؑ القت السّحاب برک بوانیها۔

ایضاً لغت (بعع) منہ حدیث علیؑ القت سحاب بعاع ما استقلّت به من الحمل۔

" " (همد) فی حدیث علیؑ اخرج به من هوامد الارض النّبات

" " (زعر) منہ حدیث علیؑ یصف الغیث اخرج به من زعر الجبال الاعشاب۔

۹۸۔ صفحہ ۱۹۴۔ ثم قرن بسعتها عقابیل فاقتها و بسلامتها طوارق آفاتها۔

نہایہ لغت (عقبل) فی حدیث علیؑ ثم قرن بسعتها عقابیل فاقتها

۹۹۔ ایضاً صفحہ مذکورہ۔ خلق الآجال فاطالها و قصّرها و قدّمها و اخّرها و وصل بالموت اسبابها و جعله خالجاً لاشطانها و قاطعاً لمرائر اقرانها۔

نہایہ لغت (خلج) منہ حدیث علیؑ فی ذکر الحیوٰة ان اللّٰه جعل الموت خالجاً لاشطانها۔

" (شطن) منہ حدیث علیؑ و ذکر الحیوٰة فقال انّ اللّٰه جعل الموت

خالجاً لاشطانها۔

ایضاً لغت (مرر) فی حدیث علیؑ فی ذکر الحیوٰة ان اللّٰه جعل الموت قاطعاً لمرائرها۔

۱۰۰۔ صفحہ ۱۹۵۔ و محط الامشاج من مسارب الاصلاب۔

نہایہ لغت (مشج) منہ حدیث علیؑ و محطّ الامشاج من مسارب الاصلاب

۱۰۱۔ صفحہ ۱۹۶۔ و مستقر ذوات الاجنحة بذری شناخیب الجبال و تغرید ذوات المنطق فی دیاجیر الاوکار۔

نہایہ لغت (دیجر) فی کلام علیؑ تغرید ذوات المنطق فی دیاجیر الاوکار۔

۱۰۲۔ صفحہ ۲۰۰۔ لتجدنّ بنی امیّة لکم ارباب سوء بعدی کالنّاب الضّروس تعذم بفیها و تخبط بیدها۔

نہایہ لغت (عذم) منہ حدیث علیؑ کالنّاب الضروس تعذم بفیها و تخبط بیدها۔

۱۰۳۔ صفحہ ۲۱۵۔ لیسوا بالمسابیح و لا المذابیع البذر۔

نہایہ لغت (سیح) منہ حدیث علیؑ لیسوا بالمسابیح البذر۔

ایضاً لغت (ذیع) فی حدیث علیؑ و وصف الاولیاء لیسوا بالمذابیع البذر۔

۱۰۴۔ صفحہ ۲۱۷۔ قد صار حرامها عند اقوام بمنزلة السّدر المخضود۔

نہایہ لغت (خضد) منہ حدیث علیؑ عند اقوام بمنزلۃ السدر المخضود۔

۱۰۵۔ صفحہ ۲۱۸۔ فانّ النّازل بھذا المنزل، نازل بشفا جرفٍ ھار۔

نہایہ لغت (شفا) منہ حدیث علیؑ نازل بشفا جرفٍ ھار۔

۱۰۶۔ صفحہ ۲۱۹۔ فبادروا العلم من قبل تصویح نبتہ۔

نہایہ لغت (صوح) منہ حدیث علیؑ فبادروا العلم قبل تصویح نبتہ

۱۰۷۔ صفحہ ۲۲۱۔ حتیٰ اوریٰ قبسا لقابسٍ و انار علما لحابسٍ فھو امینک المامون وشھیدک یوم الدین وبعیثک نعمۃ ورسولک بالحق رحمۃ۔

نہایہ لغت (قبس) منہ حدیث علیؑ اوریٰ قبسا لقابس۔

" (وری) منہ حدیث علیؑ حتیٰ اوریٰ قبسا لقابس۔

" (شھد) منہ حدیث علیؑ وشھیدک یوم الدین۔

" (بعث) فی حدیث علی یصف النبیؐ شھیدک یوم الدین وبعیثک نعمۃ۔

۱۰۸۔ صفحہ ۲۲۲۔ تحوزکم الجفاۃ الطّغام واعراب اھل الشام وانتم لھامیم العرب ویآفیخ الشرف۔

نہایہ لغت (لھم) فی حدیث علیؑ وانتم لھامیم العرب۔

" (یافخ) منہ حدیث علیؑ وانتم لھامیم العرب ویآفیخ الشرف

۱۰۹۔ صفحہ ۲۲۵۔ فلا یبقی یومئذ منکم الّا ثفالۃ کثفالۃ القدر او نفاضۃ

نہایہ لغت (عکم) منہ حدیث علیؑ نفاضۃ کنفاضۃ العکم۔

۱۱۰ صفحہ ۲۳۵۔ وان جانب منھا اعذوذب واحلولیٰ امرّ منھا جانب فاوبیٰ۔

نہایہ لغت (وبا) منہ حدیث علیؑ امرّ منھا جانب فاوبیٰ۔

۱۱۱۔ صفحہ ۲۳۶۔ عیشھا رنق وعذبھا اجاج وحلوھا صبر وغذاؤھا سمام

نہایہ لغت (اجج) فی حدیث علیؑ وعذبھا اجاج۔

" (سمم) فی حدیث علیؑ یذم الدنیا غذاؤھا سمام۔

۱۱۲۔ ایضاً صفحہ مذکورہ عفرتھم للمناخر ووطئتھم بالمناسم۔

نہایہ لغت (نسم) منہ حدیث علیؑ وطئتھم بالمناسم۔

۱۱۳۔ صفحہ ۲۳۷۔ نقذر أیتم تنکّرھا لمن دان لھا واثرھا واخلد لھا۔

نہایہ لغت (خلد) فی حدیث علیؑ یذم الدنیا من دان لھا واخلد الیھا۔

۱۱۴ صفحہ ۲۳۹۔ احذّرکم الدنیا فانّھا منزل قلعۃ ولیست بدار نجعۃ

نہایہ لغت (قلع) منہ حدیث علیؑ احذرکم الدنیا فانّھا منزل قلعۃ

" (نجع) منہ حدیث علیؑ لیست بدار نجعۃ

۱۱۵۔ صفحہ ۲۴۴۔ اللّٰھم خرجنا الیک حین اعتکرت علینا حدابیر السنین واخلفتنا مخائل الجود۔

نہایہ لغت (حدبر) فی حدیث علیؑ فی الاستسقاء اللّٰھم انا خرجنا

الیک حین اعتکرت علینا حدابیر السنین

۱۱۶ - صفحہ ۲۴۶ - غیر خلّب برقها ولا جهام عارضها ولا قزع ربابها ولا شفّان ذهابها -

نہایہ لغت (شفن) فی حدیث استسقاء علیؑ لا قزع ربابها ولا شفّان ذهابها -

۱۱۷ - ۲۴۸ - اما واللہ لیسلطنّ علیکم غلام ثقیف الذیال المیال یاکل خضرتکم ویذیب شحمتکم ایہ اباوذحة -

نہایہ لغت (وذح) فی حدیث علیؑ اما واللہ لیسلطنّ علیکم غلام ثقیف الذیال المیّال ایہ اباوذحة -

۱۱۸ - صفحہ ۲۵۲ - مرہ العیون من البکاء خمص البطون من الصیام ذبل الشفاہ من الدعاء -

نہایہ لغت (مرہ) منہ حدیث علیؑ خمص البطون من الصیام مرہ العیون من البکاء -

۱۱۹ - صفحہ ۲۶۰ - واللہ ما اطور بہ ما سمر سمیر وما امّ نجم فی السماء نجما -

نہایہ لغت (طور) فی حدیث علیؑ لا اطور بہ ما سمر سمیر -

" " (سمر) منہ حدیث علیؑ لا اطور بہ ما سمر سمیر -

۱۲۰ - صفحہ ۲۶۳ - کانّی اراهم قوماً کانّ وجوههم المجان المطرّقة -

نہایہ لغت (جنن) منہ حدیث اشراط الساعة وجوههم کالمجان المطرّقة

۱۲۱ - صفحہ ۲۷۲ - انّک متی تسر الی هذا العدوّ بنفسک فتلقهم فتنکب لا تکن للمسلمین کانفة دون اقصی بلادهم -

نہایہ لغت (کنف) منہ حدیث علیؑ لا تکن للمسلمین کانفة -

۱۲۲ - صفحہ ۲۷۲ - واللہ ما انکروا علیّ منکرا ولا جعلوا بینی وبینهم نصفا -

نہایہ لغت (نصف) منہ حدیث علیؑ ولا جعلوا بینی وبینهم نصفا

۱۲۳ - صفحہ ۲۸۲ - فاتقوا البدع والزموا المهیع -

نہایہ لغت (هیع) فی حدیث علی اتقوا البدع والزموا المهیع -

۱۲۴ - صفحہ ۳۰۵ - فکانهم بالساعة تحدوکم حدو الزاجر بشوله

نہایہ لغت (شول) منہ حدیث علیؑ فکانهم بالساعة تحدوکم حدو الزاجر بشوله -

۱۲۵ - صفحہ ۳۲۵ - فمنها مغموس فی قالب لا یشوبہ غیر لون ما غمس فیہ -

نہایہ لغت (قلب) منہ حدیث علیؑ فی صفة الطیور فمنها مغموس فی قالب لون لا یشوبہ غیر لون ما غمس فیہ -

۱۲۶ - صفحہ مذکورہ - سمابہ مطلاً علی راسہ کانہ قلع داریّ عنجہ نوتیّہ -

نہایہ لغت (قلع) فی حدیث علیؑ کانہ قلع داریّ -

" " (عنج) منہ حدیث علیؑ کانہ قلع داریّ عنجہ نوتیّہ

ایضاً لغت (نوت) فی حدیث علیؑ کانہ قلع داریٍ عنجہ نوتیہ۔

۱۲۷۔ صفحہ ۳۲۶۔ یفضی کافضاء الدیکۃ و یؤر بملاقحۃ ازّا لفحول المغتلمۃ فی الضراب

نہایہ لغت (ازر) فی خطبۃ علی بن ابیطالب یفضی کافضاء الدیکۃ و یؤرّ بملاقحۃ

۱۲۸۔ صفحہ مذکورہ۔ کانہ یلقح بدمعۃ تسفحہا مدامعہ فتقف فی ضفتی جفونہ

نہایہ لغت (ضفف) فی حدیث علی فیقف فی ضفتی جفونہ۔

۱۲۹۔ صفحہ ۳۳۰۔ وسبحان من ادمج قوائم الذرۃ والہمجۃ۔

نہایہ لغت (دمج) منہ حدیث علیؑ سبحان من ادمج قوائم الذرۃ والہمجۃ

〃 〃 (ہمج) منہ حدیث علیؑ سبحان من ادمج قوائم الذرۃ والہمجۃ

۱۳۰۔ صفحہ ۳۳۰۔ وفی تعلیق کبائس اللؤلؤ الرطب فی عسالیجہا و افنانہا۔

نہایہ لغت (کبس) منہ حدیث علیؑ کبائس اللؤلؤ الرطب۔

〃 〃 (عسلج) منہ حدیث علیؑ تعلیق اللؤلؤ الرطب فی عسالیجہا

۱۳۱۔ صفحہ ۳۳۵۔ وہا ہم ہؤلاء قد ثارت معہم عبدانکم۔

نہایہ لغت (عبد) فی حدیث علیؑ ہؤلاء قد ثارت معہم عبدانکم۔

۱۳۲۔ صفحہ ۳۴۸۔ کانکم نعم اراح بہا سائم الی مرعی وبیّ ومشرب دویّ۔

نہایہ لغت (دوا) فی حدیث علیؑ الی مرعی وبیّ ومشرب دویّ۔

۱۳۳۔ صفحہ ۳۵۳۔ فاخذنا علیہما ان یجعجعا عند القرآن ولا یجاوزاہ۔

نہایہ لغت (جعجع) فی حدیث علیؑ فاخذنا علیہما ان یجعجعا عند القرآن ولا یجاوزاہ۔

۱۳۴۔ صفحہ ۳۵۴۔ اشہد ان محمدا عبدہ و رسولہ المجتبی من خلائقہ و المعتام لشرح حقائقہ والمختص بعقائل کراماتہ۔

نہایہ لغت (عیم) منہ حدیث علیؑ رسولہ المجتبی من خلائقہ والمعتام لشرح حقائقہ۔

〃 〃 (عقل) فی حدیث علیؑ المختص بعقائل کراماتہ۔

۱۳۵۔ صفحہ ۳۷۰۔ ایہا الیفن الکبیر الذی قد لہزہ القتیر۔

نہایہ لغت (یفن) فی کلام علیؑ ایہا الیفن الذی قد لہزہ القتیر۔

۱۳۶۔ صفحہ ۳۹۴۔ الا وہی المتصدیۃ العنون والجامحۃ الحرون والمائنۃ الخئون۔

نہایہ لغت (عنن) منہ حدیث علیؑ یذم الدنیا الا وہی المتصدیۃ العنون۔

〃 〃 (مین) منہ حدیث علیؑ فی ذم الدنیا فہی الجامحۃ الحرون والمائنۃ الخئون۔

۱۳۷۔ صفحہ ۴۰۳۔ لو اراد اللہ سبحانہ بانبیائہ حیث بعثہم ان یفتح لہم

کنوز الذهبان ومعادن العقیان۔

نہایہ لغت (عقا) فی حدیث علیؑ لو اراد الله ان یفتح علیهم معادن العقیان

۱۳۸۔ صفحہ ۴۰۵۔ ثم وضعه باوعر بقاع الارض حجرا واقل نتائق الارض مدرا

نہایہ لغت (نتق) منه حدیث علیؑ فی صفة مکة والکعبة اقل نتائق الدنیا مدرا۔

۱۳۹۔ ایضا صفحہ مذکورہ۔ بین جبال خشنة ورمال دمثة وعیون وشلة

نہایہ لغت (وشل) فی حدیث علیؑ رمال دمثة وعیون وشلة۔

۱۴۰۔ صفحہ ۴۰۷۔ لوضع مجاهدة ابلیس عن القلوب ولنفی معتلج الریب من الناس۔

نہایہ لغت (علج) فی حدیث ونفی معتلج الریب من الناس۔

۱۴۱۔ صفحہ ۴۱۲۔ الی منابت الشیح ومهافی الریح ونکد المعاش

نہایہ لغت (هفا) منه حدیث علیؑ الی منابت الشیح ومهافی الریح

۱۴۲۔ صفحہ ۴۳۳۔ یعلم عجیج الوحوش فی الفلوات ومعاصی العباد فی الخلوات واختلاف النینان فی البحار الغامرات۔

نہایہ لغت (نون) فی حدیث علیؑ یعلم اختلاف النینان فی البحار الغامرات۔

۱۴۳۔ صفحہ ۴۵۳۔ وارسی ارضا یحملها الاخضر المثعنجر والقمقام المسخر۔

نہایہ لغت (قمقم) فی حدیث علیؑ یحملها الاخضر المثعنجر والقمقام المسخر

۱۴۴۔ صفحہ ۴۷۰۔ لبسنا اهدام البلی وتکاءدنا ضیق المضجع۔

نہایہ لغت (کأد) منه حدیث علی وتکاءدنا ضیق المضجع۔

۱۴۵۔ صفحہ ۴۸۵۔ لله بلاد فلان فقد قوم الاود وداوی العمد۔

نہایہ لغت (عمد) منه حدیث علیؑ لله بلاد فلان فقد قوم الاود وداوی العمد۔

۱۴۶۔ ایضا صفحہ مذکورہ۔ ثم تداککتم علی تداک الابل الهیم علی حیاضها یوم ورودها۔

نہایہ لغت (دکک) فی حدیث علیؑ ثم تداککتم علیّ تداک الابل الهیم علی حیاضها۔

۱۴۷۔ صفحہ ۴۸۷۔ فیوشک ان تغشاکم دواجی ظلله۔

نہایہ لغت (دجی) منه حدیث علیؑ یوشک ان تغشاکم دواجی ظلله

۱۴۸۔ صفحہ ۴۹۴۔ جفاة طغام عبید اقزام جمعوا من کل اوب۔

نہایہ لغت (قزم) منه حدیث علیؑ فی ذم اهل الشام جفاة طغام عبید اقزام

۱۴۹ جلد دوم صفحہ ۳۰۲۔ کان طلحة والزبیر اهون سیرهما فیه الوجیف۔

نہایہ لغت (وجف) منه حدیث علیؑ اهون سیرهما فیه الوجیف۔

۱۵۰۔ صفحہ ۱۳۔ واذا غشیکم اللّیل فاجعلوا الرماح کفّۃ ولا تذ وقوا النوم الا غرارا او مضمضۃ۔

نہایہ لغت (کفف) منہ حدیث علی اذا غشیکم اللّیل فاجعلوا الرماح کفۃ

ایضاً لغت (مضمض) فی حدیث علیؑ ولا تذوقوا النّوم الّا غرارًا او مضمضۃ

۱۵۱۔ صفحہ ۱۵۔ فلا تقتلوا مدبرًا ولا تصیبوا معورًا ولا تجہزوا علی جریح۔

نہایہ لغت (عور) منہ حدیث علیؑ ولا تجہزوا علی جریح ولا تصیبوا معورًا

۱۵۲۔ صفحہ ۱۹۔ ان بنی تمیم لم تغب لہم نجم الا طلع لہم اٰخر وانہم لم یسبقوا بوغم فی جاہلیّۃ ولا اسلام

نہایہ لغت (وغم) فی حدیث علیؑ ان بنی تمیم لم یسبقوا بوغم فی جاہلیۃ و لا اسلام۔

۱۵۳۔ صفحہ ۲۲۔ وما کنت الّا کقارب ورد وطالب وجد۔

نہایہ لغت (قرب) منہ حدیث علیؑ وما کنت الّا کقارب ورد وطالب وجد۔

۱۵۴۔ صفحہ ۲۳۔ وان لا یبیع من اولاد نخیل ہذہ القری ودیّۃ حتی تشکل ارضہا غراسا

شریف رضی نے اس فقرہ کی شرح میں لکھا ہے۔

المراد بہ ان الارض یکثر فیہا غراس النخل حتی یراہا الناظر علی غیر تلک الصفۃ التی عرفہا بہا فیشکل علیہ امرہا۔

نہایہ لغت (شکل) فی وصیّۃ علیؑ وان لا یبیع من اولاد نخل ہذہ القری ودیّۃ حتّی تشکل ارضہا غراسا ای حتی یکثر غراس النخل فیہا فیراہا الناظر علی غیر الصّفۃ الّتی عرفہا بہا فیشکل علیہ امرہا۔

حل لغت میں الفاظ کا متحد ہونا بھی معنی خیز اور قابل لحاظ ہے۔

۱۵۵۔ صفحہ ۲۴۔ حتی تقوم بینہم فتسلم علیہم ولا تخدج بالتحیّۃ لہم

نہایہ لغت (خدج) منہ حدیث علیؑ تسلّم علیہم ولا تخدج التحیۃ لہم۔

۱۵۶۔ صفحہ ۲۵۔ ولا یمصّر لبنہا فیضرّ ذلک بولدہا۔

نہایہ لغت (مصر) فی حدیث علیؑ ولا یمصّر لبنہا فیضرّ ذلک بولدہا۔

۱۵۷۔ صفحہ ۲۶۔ ولیرفّہ علی اللّاغب ولیستأن بالنقب والظالع۔

نہایہ لغت (نقب) منہ حدیث علیؑ ولیستأن بالنقب والظالع۔

ایضاً لغت (ظلع) فی حدیث علیؑ ولیستأن بذات النقب والظالع۔

۱۵۸۔ ایضاً صفحہ ۲۶۔ ولیروحہا فی الساعات ولیمہلہا عند النطاف والاعشاب

نہایہ لغت (نطف) منہ حدیث علیؑ ولیمہلہا عند النطاف والاعشاب

۱۵۹۔ ایضاً صفحہ ۳۱۔ زعمت ان افضل النّاس فی الاسلام فلان وفلان۔ ہیہات لقد حنّ قدح لیس منہا۔

نہایہ لغت (حنن) منہ کتاب علیؑ الی معاویۃ واما قولک کیت وکیت فقد حنّ قدح لیس منہا۔

۱۶۰ ـ صفحہ ۳۳ ـ لم یمنعنا قدیم عزّنا ولا عادیّ طولنا علی قومك ان خلطناکم بانفسنا ـ

نہایہ لغت (عدا) منہ کتابۃ علیؑ الی معاویۃ لم یمنعنا قدیم عزّنا و عادیّ طولنا علی قومك ان خلطناکم بانفسنا ـ

۱۶۱ ـ صفحہ ۵۸ ـ وایّاك ومشاورۃ النسآء فانّ رأیهنّ الی افن وعزمهن الی وهن ـ

نہایہ لغت (افن) فی حدیث علیؑ ایاك ومشارۃ النّساء فان رأیهن الی افن ـ

۱۶۲ ـ صفحہ ۶۷ ـ فلمّا رأیت الزمان علی ابن عمك قد کلب والعدوّ قد حرب ـ

نہایہ لغت (کلب) منہ حدیث علیؑ کتب الی ابن عباس حین اخذ مال البصرۃ فلمّا رأیت الزمان علی ابن عمك قد کلب والعدوّ قد حرب ـ

۱۶۳ ـ ایضا صفحہ ۶۷ ـ قلبت لابن عمك ظهر المجن ففارقتہ مع المفارقین

نہایہ لغت (جنن) منہ حدیث علیؑ کتب الی ابن عباس قلبت لابن عمك ظهر المجن ـ

۱۶۴ ـ صفحہ ۳۶۸ ـ واختطفت ما قدرت علیہ من اموالهم المصونۃ لاراملهم وایتامهم اختطاف الذئب الازل دامیۃ المعزی الکسیرۃ ـ

نہایہ لغت (زلل) منہ حدیث علیؑ کتب الی ابن عباس اختطفت ما قدرت علیہ من اموال الامّۃ اختطاف الذئب الازل دامیۃ المعزی ـ

۱۶۵ ـ صفحہ ۶۹ ـ فضحِّ روید امکانك قد بلغت المدی ـ

نہایہ لغت (ضحی) کتاب علیؑ الی ابن عباس الاضحِ رویدا فقد بلغت المدی

۱۶۶ ـ صفحہ ۷۱ ـ کتب الیك یستزلّ لبّك ویستفلّ غربك ـ

نہایہ لغت (فلل) منہ حدیث علیؑ یستزل لبك ویستفل غربك ـ

۱۶۷ ـ ایضا صفحہ ۷۱ ـ والمتعلق بها کالواغل المدفع والنوط المذبذب

شریف رضی اس فقرہ کے تحت میں لکھتے ہیں الواغل هو الّذی یهجم علی الشرب لیشرب معهم ولیس منهم فلا یزال مدفعا محاجزا والنّوط المذبذب هو ما یناط برحل الرّاکب من قعب او قدح او ما اشبہ ذلك فهو ابدا یتقلقل اذا حث ظهرہ واستعجل سیرہ ـ

نہایہ لغت (وغل) فی حدیث علیؑ المتعلق بها کالواغل المدفع الواغل الّذی یهجم علی الشرب لیشرب معهم ولیس منهم فلا یزال مدفعا بینهم ـ

ایضا لغت (نوط) منہ حدیث علیؑ المتعلق بها کالنوط المذبذب اراد بہ ما یناط برحل الرّاکب من قعب او غیرہ فهو ابدا یتحرك ـ

حل لغت میں الفاظ کا اتحاد قابل لحاظ ہے ـ

۱۶۸ ـ صفحہ ۷۲ ـ والنفس مظانها فی غد جدث تنقطع فی ظلمتہ اثارها

نہایہ لغت (جدث) فی حدیث علیؑ فی جدث ینقطع فی ظلمتہ اثارها

۱۶۹۔ صفحہ ۷۲۔ فواللہ ما کنزت من دنیاکم تبرا ولا ادخرت من غنائمہا وفرا

نہایہ لغت (وفر) فی حدیث علیؑ ولا ادخرت من غنائمہا وفرا۔

۱۷۰ ؍؍ صفحہ ۷۴۔ ارابیت مبطانا وحولی بطون غرثی واکباد حری۔

نہایہ لغت (بطن) منہ حدیث علیؑ ابیت مبطانا وحولی بطون غرثی

ایضاً لغت (غرث) منہ حدیث علیؑ ابیت مبطانا وحولی بطون غرثی

۱۷۱۔ صفحہ ۸۹۔ وتغاب عن کل ما لا یصحّ لک۔

نہایہ لغت (غبا) منہ حدیث علیؑ تغاب عن کل ما لا یصحّ لک۔

۱۷۲۔ صفحہ ۹۲۔ واردد الی اللہ ورسولہ ما یضلعک من الخطوب و یشتبہ علیک من الامور۔

نہایہ لغت (ضلع) حدیث علیؑ واردد الی اللہ ورسولہ ما یضلعک من الخطوب۔

۱۷۳۔ من لا تضیق بہ الامور ولا تمحکہ الخصوم۔

نہایہ لغت (محک) فی حدیث علی لا تضیق بہ الامور ولا تمحکہ الخصوم

۱۷۴۔ فان شکوا ثقلا او علۃ او انقطاع شرب او بالۃ۔

نہایہ لغت (بلل) فی کلام علیؑ فان شکوا بانقطاع شرب او بالۃ۔

۱۷۵۔ صفحہ ۱۰۴۔ فان فی ہذہ الطبقۃ قانعا ومعترا۔

نہایہ لغت (عرر) فان فیہم قانعاً ومعترا۔

۱۷۶۔ صفحہ ۱۲۱۔ قد اوصیتہم بما یجب للہ علیہم من کف الاذی وصرف الشذی

نہایہ لغت (شذی) فی حدیث علیؑ اوصیتہم بما یجب علیہم من کف الاذی وصرف الشذی۔

۱۷۷۔ صفحہ ۱۲۲۔ ان تضییع المرء ما ولی وتکلفہ ما کفی لعجز حاضر ورأی متبّر

نہایہ لغت (تبر) فی حدیث علیؑ عجز حاضر ورأی متبر۔

۱۷۸۔ صفحہ ۱۳۰۔ ۱۳۱۔ ترقیت الی مرتبۃ تقصر دونہا الانوق۔

نہایہ لغت (انق) فی کلام علیؑ ترقیت الی مرتبۃ تقصر دونہا الانوق۔

۱۷۹۔ صفحہ ۱۴۱۔ لا تخاصمہم بالقرآن فان القرآن حمّال ذو وجوہ۔

نہایہ لغت (حمل) فی حدیث علیؑ لا تناظروہم بالقرآن فان القرآن حمّال ذو وجوہ۔

۱۸۰۔ صفحہ ۱۷۸۔ الناس ثلثۃ فعالم ربانی۔

نہایہ لغت (ربب) فی حدیث علی الناس ثلثۃ عالم ربّانی۔

۱۸۱۔ صفحہ ۱۷۹۔ ہا ان ہٰہنا لعلما جما واشار الی صدرہ لو اصبت لہ حملۃ

نہایہ لغت (ہا) منہ حدیث علیؑ ہا ان ہٰہنا علما وأوما بیدہ الی صدرہ لو اصبت لہ حملۃ

۱۸۲۔ صفحہ ۲۰۶۔ کنا اذا احمرّ الباس اتقینا برسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ

نہایہ لغت (بأس) منہ حدیث علیؑ کنا اذا اشتد الباس اتقینا

برسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ۔

(۳) جمال الدین ابو الفضل محمد بن مکرم بن علی افریقی مصری متوفی ۷۱۱ھ ہیں جنہوں نے اپنی عظیم الشان کتاب "لسان العرب" میں جو تھوڑا ہی عرصہ ہوا ۲۰ جلدوں میں مصر میں شائع ہوئی ہے۔ نہج البلاغہ کے مندرجہ کلمات واجزاء کو کلام امیر المومنینؑ تسلیم کیا ہے اور اُن تمام مقامات میں جن کا ذکر نہایہ ابن اثیر کے ذیل میں گذرا نہج البلاغہ کے فقرات کو پیش کر کے اُنکے لغات و مفردات الفاظ کو حل کیا ہے۔

(۴) مجد الدین محمد بن یعقوب فیروز آبادی متوفی ۸۱۷ھ ہیں جو اپنی مشہور کتاب "قاموس" میں نہج البلاغہ کے سب سے زیادہ مختلف فیہ بنائے جانیوالے جزو "خطبہ شقشقیہ" کو کلام امیر المومنین تسلیم کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

لشقشقة بالکسر شیئ کالرّیة یخرجه البعیر من فیه اذا هاج والخطبة الشقشقیة العلویة لقوله لابن عباس رضی اللہ عنه لما قال له لو اطّردت مقالتک من حیث افضیت یا ابن عباس هیهات تلک شقشقة هدرت ثم قرّت۔

"شقشقہ بکسر شین ایک چیز ہے جو اونٹ کے منہ سے باہر آتی ہے غصّہ اور ہیجان کے وقت پر اور حضرت علیؑ کا خطبہ شقشقیہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ جب ابن عباس نے آپ سے خواہش کی ہے کہ آپ اپنے کلام کو جاری کیجئے اُس مقام پر سے کہ جہاں تک پہونچا تھا تو آپنے ابن عباس سے فرمایا اب کہاں اے ابن عباس وہ ایک شقشقہ یعنی جوش کا نتیجہ تھا جو بلند ہوا اور اب ختم ہو چکا۔"

(۵) شمس الدین یوسف بن قزغلی مشہور بسبط ابن جوزی متوفی ۶۵۴ھ ہیں جنہوں نے اپنی کتاب تذکرہ خواص الامہ میں خطبہ شقشقیہ کو تمام و کمال درج کیا ہے اور قطعی طور سے کلام امیر المومنین تسلیم کیا ہے۔

(۶) ملا علی قوشجی ہیں جو اپنی کتاب شرح تجرید میں بذیل شرح کلام محقق وافصحهم لسانا یعنی حضرت علیؑ تمام صحابہ میں فصاحت کے اعتبار سے بڑھے ہوئے تھے تحریر کرتے ہیں۔

علی ما یشهد به کتاب نهج البلاغة وقال البلغاء ان کلامه دون کلام خالق وفوق کلام المخلوق " جیسا کہ شاہد ہے اسکی کتاب نہج البلاغہ اور فصحا کا مقولہ ہے کہ کلام آپ کا خالق کے کلام سے نیچے اور تمام مخلوق کے کلام سے بالاتر تھا۔

(۷) محمد بن علیؑ بن طباطبا معروف بہ ابن طقطقی اپنی کتاب تاریخ الفخری فی الآداب السلطانیة والدول الاسلامیة" مطبوعہ مصر ص۹ میں لکھتے ہیں۔

عدل ناس الی نهج البلاغة من کلام امیر المومنین علی بن ابیطالب فانّه الکتاب الّذی یتعلّم منه الحکم والمواعظ والخطب والتوحید والشجاعة والزهد وعلوّ الهمة وادنی فوائده الفصاحة والبلاغة

بہت سے لوگوں نے کتاب نہج البلاغہ کی طرف توجہ کی جو امیر المومنین حضرت علیؑ بن ابیطالب کے کلام سے ہے۔ کیونکہ یہی وہ کتاب ہے جس سے حکم اور مواعظ اور توحید اور شجاعت اور زہد اور علو ہمت ان تمام باتوں کی تعلیم حاصل ہوتی ہے"

اور اُس کا ایک ادنیٰ جوہر ہے فصاحت و بلاغت۔

(۸) علامہ محدث ملّا محمد طاہر فتنی گجراتی نے اپنی کتاب مجمع بحار الانوار میں جو لکھنؤ مطبع نولکشور میں شائع ہو چکی ہے اکثر اُن فقرات کو نہج البلاغہ کے جو نہایہ ابن اثیر سے نذر ناظرین ہو چکے درج کرتے ہوئے مندرجات نہج البلاغہ کے کلام امیر المومنین ہونے کی تصدیق کی ہے۔

(۹) مفتی دیار مصریہ علامہ مصلح شیخ محمد عبدہ متوفی ۱۳۲۳ھ جنھوں نے نہج البلاغہ کے تفسیری نوٹ اور حواشی تحریر کر کے اُس کو انتہائی۔ اہتمام سے مصر میں چھپوانے کا انتظام کیا۔ وہ اپنے اُس مقدمہ میں جو شروع کتاب میں درج کیا ہے اپنی اُس حیرت و دہشت کا اظہار کرتے ہوئے جو نہج البلاغہ کے حقائق آگیں عبارات سے اُن پر طاری ہوئی ہے تحریر کرتے ہیں۔

کان یخیل لی فی کل مقام انّ حروبا شبّت وغارات شنّت وان للبلاغة دولة والفصاحة صولة وان للاوهام عرامة وللرّیب دعارة وان جحافل الخطابة وکتائب الذرابة فی عقود النظام وصفوف الانتظام تنافح بالصفیح الابلج والقویم الاملج وتملج

(اثنائے مطالعہ میں) مجھے ہر مقام پر معلوم ہوتا تھا کہ لڑائیاں شعلہ ور ہیں اور گیر و دار شدت پر ہے اور بلاغت کی فتح ہے اور فصاحت کا حملہ ہے اور توہمات کی شکست ہے اور شکوک کی رسوائی ہے اور یہ کہ خطابت کے افواج اور طلاقت لسان کو لشکر نظام کلام کی لڑیوں اور سلسلہ کی صفوں میں

المہج برواضع الحجج فتفل دعارة الوساوس وتصیب مقاتل الخوانس فما انا الّا والحق منتصر والباطل منکسر ومرج الشك فی خمود وهرج الریب فی رکود وان مدبر تلك الدولة وباسل تلك الصولة هو حامل لوائها الغالب امیر المؤمنین علی بن ابیطالب. بل کنت کلّما انتقلت من موضع الی موضع احس بتغیر المشاهد وتحول المعاهد فتارة کنت اجدنی فی عالم یغمره من المعانی ارواح عالیة فی حلل من العبارات الزاهیة تطوف علی النفوس الزاکیة وتدنو من القلوب الصّافیة توحی الیها رشادها وتقوم منها مرادها وتنفر بها عن مداحض المزال الی جواد الفضل والکمال وطورا کانت تتکشف

چمکتی ہوئی تلواروں اور بل کھاتے ہوئے نیزوں کے ساتھ مصروف پیکار ہیں اور نتیجہ خیز دلائل کے ساتھ دلوں کی تسکین کا باعث ہو کر وسوسہ انگیزیوں کو شکست دیتے اور باطل پرستیوں کی جان لیتے ہیں۔ مجھے تو کچھ نہیں نظر آتا تھا سوائے اسکے کہ حق کی فتح ہو رہی ہے اور باطل شکست اٹھا رہا ہے اور شک و شبہہ کی آگ خاموش اور توہمات کی چپقلش سکون پذیر ہو رہی ہے اور اس غلبہ و اقتدار کی مدبر اور اس حملہ کی شہسوار وہ غالب و قاہر علمبردار ہستی ہے جس کا نام ہے امیر المومنین علی بن ابیطالب۔ بلکہ میں (اس کتاب میں) جب ایک جگہ سے دوسری جگہ منتقل ہوتا تھا تو احساس کرتا تھا کہ کس طرح مناظر میں تبدیلی ہو رہی ہے اور نقشوں میں انقلاب ہے کبھی تو میں اپنے کو ایک دنیا میں پاتا تھا جس میں معانی کے بلند پایہ ارواح عبارات کے خوشنما حلو نیں آباد ہیں جو پاکیزہ نفوس کے اوپر گردش کرتے اور صاف و نورانی قلوب کے پاس جا کر

لی الجمل عن وجوہ باسرة وانیاب
کاشرة وارواح فی اشباح النمور و
مخالب النسور قد تحفزت للوثاب
ثم انقضت للاختلاب فخلبت
القلوب عن ھواھا واخذت
الخواطر دون مرماھا واغتالت
فاسد الاھواء و باطل الآراء
واحیانا کنت اشھد ان عقلا
نورانیا لا یشبہ خلقا جسدانیا
فصل عن الموکب الالٰھی واتصل
بالروح الانسانی فخلعہ عن
غاشیات الطبیعة وسمابہ الی
الملکوت الاعلی ونمابہ الی مشھد
النور الاجلی وسکن بہ الی
عمار جانب التقدیس بعد
استخلاصہ من شوائب التلبیس
وانات کانی اسمع خطیب الحکمة

اُن پر ہدایت وارشاد کی وحی اتارتے اور انکو
اُنکے مقصود سے دو چار کرتے اور انکو لغزش و
خطا کی پھسلنوں سے ہٹا کر فضل و کمال کی جادوں
پر لگاتے ہیں اور کبھی میرے سامنے ایسے جلے
آتے تھے جو معلوم ہوتا تھا کہ تیوریاں چڑھائے
ہوئے ڈرونی صورتوں میں دانت نکالے ہوئے
ہیں - وہ روحیں ہیں شیروں کے پیکر میں اور کاری
پرندوں کے پنجوں کے ساتھ جو آمادہ ہیں حملہ
کے اوپر اور پھر ٹوٹ پڑتے ہیں شکار پر وہ دلوں کو
اپنی محبت سے موہ لیتے ہیں اور ضمیر پر قبضہ کر لیتے
ہیں اور غلط خواہشات نفسانی اور باطل عقائد
کو اچانک طور سے مار ڈالتے ہیں اور اکثر مجھے معلوم
ہوتا تھا کہ ایک نورانی عقل جو جسمانی مخلوق سے
کسی طرح مشابہ نہیں ہے وہ جدا ہوئی الٰہی جلوس
شاہی سے اور متصل ہوئی انسانی روح کیساتھ
اور جدا کردیا اُسکو مادی حجابوں سے اور بلند کردیا
اسکو عالم بالا کے ملکوت کی طرف اور پہنچا دیا اسکو

باعلیاء الکلمة واو لیاء
امر الامة یعرفھم مواقع
الصواب ویبصرھم مواضع
الارتیاب ویحذرھم مزالق
الاضطراب ویرشدھم
الی دقائق السیاسة و
یھدیھم طرق الکیاسة
ویرتفع بھم الی
منصات الرئاسة
ویصعدھم شرف
التدبیر ویشرف بھم
علی حسن المصیر۔

دینگے نور میں اور ساکن کردیا اُسکو عمار قدس کا
بعد اسکے خالص کردیا اُس کو شکوک کی آمیزش
سے اور بعض اوقات میں سنتا تھا حکمت و دانش
کے خطیب کو کہ وہ آواز دیتا ہے مسموع الکلمہ
مقتدر اشخاص اور امت اسلامیہ کے حکام اور
ذمہ داران کو اور اُنھیں بتلاتا ہے صحیح راستے اور
پتہ دیتا ہے خطرناک مقامات کا اور خوف دلاتا
ہے تزلزل و لغزش کی جگہوں سے اور رہنمائی کرتا
ہے سیاست کے رموز اور دانش کے راستوں کی
طرف اور بلند کرتا ہے ریاست کے تخت اور اصابت
رائے اور حسن تدبر کی شرف و منزلت کے اوپر
اور انھیں انجام بخیر ہونیکا طریقہ بتلاتا ہے۔

بیشک اس عبارت میں علامہ محمد عبدہ نے جس طرح نہج البلاغہ
کے کلام امیر المومنین ہونے کی تصدیق کی ہے اسی طرح اُسکے مضامین کی حقیقت
اور اُس کے مندرجات کی سچائی کا بھی اعتراف کیا ہے اور وہ لکھتے ہیں کہ اس
کتاب کے مضامین حق کی فتح اور باطل کی شکست اور شکوک و اوہام کی فنا اور توہمات
و وساوس کی بیخکنی کا سبب ہیں۔ اور وہ شروع سے آخر تک انسانی روح کیلئے

روحانیت و انسانیت، قدس و طہارت، جلال و کمال کے تعلیمات کے حامل اور انسانی زندگی کیلئے بہترین ہدایت کا مخزن ہیں۔ ممکن ہے ہندوستانی مسلمانوں کا وہ طبقہ جو صرف مذہبی مباحثات ہی سے دلچسپی رکھتا ہے علامہ شیخ محمد عبدہ کی بلند شخصیت اور اُنکی ذمہ دارانہ حیثیت سے واقف نہو لیکن وہ اہل علم جو دوسرے ممالک اسلامیہ کے ساتھ بھی کچھ نہ کچھ اتصال اور دور حاضر کے علمائے اسلام کے علمی کارناموں سے واقفیت رکھتے ہیں انھیں معلوم ہے کہ علامہ محمد عبدہ اس دور آخر کے اُن جلیل القدر علماء میں سے تھے جو شرق عربی میں امام "و مصلح" مانے گئے ہیں اور جمہور اسلام کے سب سے بڑے مرکز علمی مصر میں اُنکی مسلم الثبوت شخصیت کے نام پر علمی طبقہ کی گردنیں خم ہیں۔

انھیں نہج البلاغہ کے ساتھ وہ غیر معمولی عقیدت تھی کہ وہ اُسے قرآن مجید کے بعد ہر کتاب کے مقابلہ پر ترجیح کا مستحق سمجھتے تھے۔

اُن کا اعتقاد تھا کہ جامعہ اسلامیہ میں اس کتاب کی زیادہ سے زیادہ اشاعت ہونا اسلام کی ایک صحیح خدمت ہے اور عربی طلاب کیلئے بجائے اسکے کہ وہ متداولہ ادبی کتابیں پڑھیں اس کتاب کو اپنا قبلہ مقصد بنانا انکی ذہنی ترقیوں کیلئے انتہائی مفید ہے نہ صرف اس لئے کہ اسکی عبارت ادبی حیثیت سے بہت بلند ہے بلکہ اس لئے بھی کہ وہ امیر المومنین علی ابن ابیطالب علیہ السلام کا کلام ہے۔ اور معانی و مقاصد کے اعتبار سے بھی توجہ و التفات کا مستحق ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:-

لیس فی اهل هذه اللغة الا قائل

عرب اہل زبان میں ہر شخص اس بات کا قائل ہے کہ

بان کلام الامام علی بن ابیطالب هو اشرف الکلام و ابلغه — بعد کلام الله تعالی و کلام نبیه — و اغزره مادة و ارفعه اسلوبا و اجمعه لجلائل المعانی۔

حضرت علی بن ابیطالب علیہ السلام کا کلام خدا و رسول کے کلام کے بعد ہر کلام سے شرف و بلاغت میں زیادہ اور معنی خیز اور انداز بیان میں بلند تر اور بزرگ ترین معانی کے لحاظ سے زیادہ جامع ہے۔

فاجدر بالطالبین لنفائس اللغة و الطامعین فی التدرج لماقیها ان یجعلوا هذا الکتاب اهم محفوظهم و افضل مأثورهم مع تفهم معانیه فی الاغراض التی جاءت لاجلها و تأمل الفاظه فی المعانی التی صیغت للدلالة علیها لیصیبوا بذلک افضل غایة و ینتهوا الی خیر نهایة

لہذا عربی علم ادب کے نفیس ذخیروں کے طلبگاران اور اُسکے بلند مرتبوں میں تدریجی ترقی کے آرزومندوں کیلئے بہترین ذریعہ ہی یہ کہ وہ اس کتاب کو اپنے محفوظات اور منقولات میں اہم اور بہترین درجہ عطا کریں۔ اسکے ساتھ اُسکے معانی کے سمجھنے کی کوشش بھی کریں اُن مقاصد کے لحاظ سے جنکے لئے وہ معانی لائے گئے ہیں اور الفاظ میں غور کریں اُن معانی کے لحاظ سے جنکے ادا کرنے کیلئے وہ الفاظ ڈھالے گئے ہیں تاکہ اس کے ذریعہ سے اس کا بہترین مقصد حاصل ہو۔

ناحق کوشی اور انصاف فراموشی ہوگی اگر اس بات کا اعتراف نہ کیا جائے کہ عالم اسلام کو جمہوری حیثیت سے نہج البلاغہ کے ساتھ روشناس کرنے کا سہرا صرف

علامہ شیخ محمد عبدہ کے سر ہے جو انکی ممتاز غیر متعصبانہ ذہنیت فراخ حوصلگی اور بلند نظری
کا نتیجہ تھا ورنہ سواد اعظم کا تو یہ عالم ہے کہ خاص اہلسنت کی کتابیں جو فضائل اہلبیت
سے متعلق ہیں جیسے تذکرۂ خواص الامہ سبط ابن جوزی ۔ مطالب السئول کمال الدین ابن طلحہ
شافعی ۔ کفایۃ المطالب حافظ گنجی شافعی فصول مہمہ ابن صباغ مالکی ۔ مناقب اخطب خوارزم وغیرہ
وغیرہ ۔ انھیں چاہے شیعوں نے ایران میں شائع کردیا ہو لیکن جمہور مسلمین کے مطابع نے انکے
طبع و اشاعت کو پسند نہیں کیا ۔ پھر چہ جائیکہ حضرت امیر المومنین علی بن ابیطالب کا کلام
جو ایک شیعی عالم کا جمع کردہ ہے لیکن وہ علامہ محمد عبدہ کی بلند نظری اور حقیقت شناسی تھی
جس نے ان چیزوں کی پرواہ نہیں کی اور یہ انکی بلند شخصیت تھی اور نیز خلوص نیت جس نے
انھیں کامیابی عطا کی اور شرق عربی کے بلند علمی طبقہ کو عموما اس کتاب کے سامنے سرنگوں
کردیا اور اسوقت مصر و بیروت ایسے اسلامی مرکزوں میں اس کتاب کو وہی اہمیت
حاصل ہے جو اُسے حقیقۃً ہونا چاہئے ۔

ہندوستان کے مسلمان خصوصا وہ طبقہ جو باہمی مناقشات سے دلچسپی رکھتا ہے
جس کی مثال گولر کے کیڑوں کی ہے اور جو ایک انتہائی تنگ نظری کی محدود فضا میں مقید
ہے ۔ وہ نہج البلاغہ کو اس نظر سے دیکھتے ہیں کہ وہ ایک شیعی کتاب ہے اور اس لئے صرف اتنا فائدہ
اٹھاتے ہیں کہ بخیال خود بعض عبارتیں جو اپنے مفید مطلب پائیں انھیں شیعوں کے مقابلہ
میں بطور استدلال پیش کریں اور بس ۔ اسکے علاوہ وہ اسکے حقیقی فیوض و برکات سے
بالکل محروم ہیں ۔ لیکن دنیائے اسلام کی آزاد خیال جمہوریت اسوقت نہج البلاغہ سے

بہترین فیوض حاصل کررہی ہے اور وہ اسکو اپنا بہترین دلیل راہ اور چراغ منزل سمجھتی ہے
یقینا اس کا سنگ بنیاد علامہ شیخ محمد عبدہ کا رکھا ہوا ہے ۔

انھوں نے نہ صرف یہ کہ کتاب پر حواشی لکھدیے اور اُسے طبع کرادیا بلکہ وہ اپنی
گفتگوؤں میں اور دوسرے لوگوں کے ساتھ اظہار خیالات میں بھی برابر اس کتاب کی تبلیغ
کرتے رہتے تھے ۔ اس کا ثبوت یہ ہے کہ مجلہ "الہلال" مصر نے اپنی جلد ۳۵ کے جزو اوّل
بابتہ نومبر ۱۹۲۶ء کے صفحہ ۸۷ پر چار سوالات علمی طبقہ کی توجہ کے لئے شائع کیے تھے
جن میں پہلا سوال یہ تھا کہ :-

ماهو الكتاب او الكتب التى طالعتموها فى شبابكم فافادتكم وكان لها اثر فى حيوتكم؟

وہ کون سی کتاب یا کتابیں ہیں جن کا آپنے اپنے شباب میں مطالعہ کیا تو انھوں نے آپ کو فائدہ پہونچایا اور انکا آپکی زندگی پر اثر پڑا؟

اس سوال کا جواب جو استاذ شیخ مصطفےٰ عبد الرزاق نے دیا ہے اور شمارہ
دوم بابتہ دسمبر ۱۹۲۶ء صفحہ ۱۵۰ پر شائع ہوا ہے اس میں وہ لکھتے ہیں :-

طالعت بارشاد الاستاذ المرحوم الشيخ محمد عبده "ديوان الحماسة" ونهج البلاغة

میں نے استاد مرحوم شیخ محمد عبدہ کی ہدایت سے دیوان حماسہ اور نہج البلاغہ کا مطالعہ کیا ۔

عبد المسیح انطاکی نے بھی جنکی عبارت اس کے بعد آئیگی اس بات کا تذکرہ
کیا ہے کہ علامہ محمد عبدہ نے مجھ سے فرمایا " اگر تم چاہتے ہو کہ انشا پردازی کا درجہ
حاصل کرو تو امیر المومنین حضرت علیؑ کو اپنا استاد بناؤ اور اُنکے کلمات کو اپنے لئے

چراغ ہدایت قرار دو"۔

موصوف کا یہ عقیدہ نہج البلاغہ کے متعلق کہ وہ تمام وکمال امیرالمومنین کا کلام ہے اتنا واضح ہے کہ اُن کے تمام شاگرد جو اسوقت مصر کے بلند پایہ اساتذہ ہیں اس حقیقت سے واقف ہیں اور خود اُنکا مذکورۂ سابق مقدمہ نیز اُن کے اکثر حواشی اس حقیقت کے بالکل واضح طور پر آئینہ بردار ہیں چنانچہ استاذ محمد محیی الدین عبد الحمید مدرس کلیہ لغتِ عربیہ جامع ازہر جن کے خود خیالات اُنکی عبارت میں اسکے بعد پیش ہونگے کتاب کے مقدمہ میں لکھتے ہیں۔

عسیت ان تسأل عن رأی الاستاذ الامام الشیخ محمد عبدہٗ فی ذلک وھو الذی بعث الکتاب من مرقدہٖ ولم یکن احد اوسع منہ اطلاعا ولا ادق نظرا والجواب علی ھذا التساؤل انا نعتقد انہ رحمہ اللہ کان مقتنعا بان الکتاب کلہ للامام علی رحمہ اللہ وان لم یصرح بذلک والدلیل علی ھذہٖ العقیدۃ انہ یقول فی مقدمتہ تصف الکتاب وان مدبر

ممکن ہے تم اس مسئلہ میں استاذ امام شیخ محمد عبدہٗ کی رائے دریافت کرو جنھوں نے اس کتاب کو خواب گمنامی سے بیدار کیا اور وسعت اطلاع اور باریک نگاہی میں کوئی شخص اُن سے زیادہ موجود نہیں تھا اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہم یقین کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ وہ اس کتاب کو تمام وکمال امیرالمومنین کا کلام سمجھتے تھے اگرچہ اُنھوں نے اس کی تصریح نہ کی ہو اور اس کا ثبوت یہ ہے کہ وہ اپنے مقدمہ میں کتاب کی تعریف کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "اس (ادبی) سلطنت کی فرمانروا

تلک الدولۃ وباسل تلک الصولۃ ھو حامل لوائھا الغالب امیرالمومنین علی بن ابیطالب" بل ھو یتجاوز ھذا المقدار الی الاعتراف بان جمیع الالفاظ صادرۃ عن الامام علیؑ حتی انہ لیجعل ما فی الکتاب حجۃ علی معاجم اللغۃ اسمع الیہ وھو یقول (ج ۲ ص ۱۹۷ من ھذہٖ المطبوعۃ) "المواساۃ بالشیئ الاشتراک فیہ..... قالوا: والفصیح فی الفعل اٰسیتہ ولکن نطق الامام حجۃ" اھ واعاد ھذہٖ الکلمۃ بنفسھا (جلد ۳ ص ۷۲ الحاشیۃ ۶ من ھذہٖ المطبوعۃ)

اور اس حملہ کی شہسوار وہ غالب و قاہر علمبردار ہستی ہے جسکا نام ہے امیرالمومنین علی بن ابیطالب"۔ صرف اتنا ہی نہیں بلکہ وہ خصوصیات الفاظ کو بھی حضرت علیؑ کی زبان سے نکلا ہوا سمجھتے ہیں یہانتک کہ وہ کتاب کے مندرجہ الفاظ کو لغت کی عام کتابوں کے مقابلہ میں سند قرار دیتے ہیں ملاحظہ ہو (جلد ۲ صفحہ ۱۹۷) اس اڈیشن کا وہ فرماتے ہیں "مواساۃ" کسی چیز میں دوسرے کو شریک کرنا۔ اہل لغت کہتے ہیں کہ اسکے فعل میں فصیح آسیتہ کی لفظ ہے (ہمزہ کے ساتھ) مگر امام کا تلفظ حجت ہے اسی طرح کا استناد انھوں نے (جلد ۳ صفحہ ۷۲ حاشیہ نمبر ۶) میں بھی کیا ہے"۔

۱۰- ملک عرب کے مشہور مصنف "خطیب" انشا پرداز عالم شیخ مصطفےٰ غلائینی استاذ التفسیر واللغۃ والآداب العربیۃ فی الکلیۃ الاسلامیۃ (بیروت) اپنی کتاب "اریج الزہر" میں زیر عنوان نہج البلاغۃ واسالیب الکلام العربی ایک مبسوط مقالہ کے تحت میں تحریر کرتے ہیں:-

من احسن ما ینبغی مطالعتہ لمن بہترین چیز جسکا مطالعہ لازم ہے اُس شخص کو جو

یتطلب الاسلوب العالی کتاب نهج البلاغة للامام علی رضی الله عنه وهو الکتاب الذی انشأت هذا المقال لاجله فان فیه من بلیغ الکلام والاسالیب المدهشة والمعانی الرائقة ومناحی الموضوعات الجلیلة مایجعل مطالعه اذا زاوله مزاولة صحیحة بلیغا فی کتابته وخطابته ومعانیه کان هذا الکتاب درّة فی صدف بعض المکتبات حتی اتیح لشیخنا المرحوم الاستاذ الامام الشیخ محمد عبده مفتی الدیار المصریة رضی الله عنه ان یطلع علیه ویبرزه الی عالم المطبوعات لیکون استاذا للمنشئین ورائد البلغاء وقد علق علیه شرحا جزیل الفائدة کبیر

زبان عربی کے بلند معیار تحریر کو حاصل کرنا چاہے کتاب نہج البلاغہ ہے حضرت امام علی رضی اللہ عنہ کی اور یہ کتاب وہ ہے جس کیلئے خاص طور سے میں نے اس مضمون کی بنیاد ڈالی ہے کیونکہ اس کتاب میں بلیغ کلام اور حیرت انگیز طرز تحریر اور جاذب نظر معانی اور مختلف عظیم الشان موضوعات و مقاصد کے خصوصیات ایسے ہیں جو مطالعہ کرنے والے کو اگر صحیح ذوق رکھتا ہو اور پورے طور سے اسکی مزاولت رکھے تو فصیح و بلیغ انشا پرداز اور مقرر بنا سکتے ہیں۔ یہ کتاب بعض کتبخانوں میں مثل صدف کے اندر پوشیدہ موتی کے مضمر اور پنہاں تھی یہاں تک کہ ہمارے استاد مرحوم امام شیخ محمد عبدہ مفتی دیار مصریہ کو توفیق شامل حال ہوئی اور انھوں نے اس کتاب پر مطلع ہو کر اس کو عالم مطبوعات میں نمایاں کیا تاکہ یہ ارباب انشاء اور فصحاء و بلغاء کی استاد قرار پائے

المغزی وقد طبع الکتاب بضع مرّات مشروحا بقلم الاستاذ علیه الرحمة۔ فاستفاد منه اقوام کثیرون منهم کاتب هذه السطور فالی اقتناء هذا الاثر العظیم یا طلّاب الاسلوب العالی وروّاد الکلام البلیغ فان فیه ما ترغبون۔

اور انھوں نے اس کتاب پر ایک پُر فائدہ شرح بھی بطور فٹ نوٹ حاشیہ کے تحریر کی۔ یہ کتاب موصوف کی شرح سمیت چند مرتبہ طبع ہو چکی ہے اور اس سے بہت لوگوں کو فائدہ پہونچا جن میں سے کاتب الحروف بھی ہے۔ میں دعوت دیتا ہوں اس یادگار کتاب کی طرف اُن لوگوں کو جو عربی کے بلند اسلوب تحریر کے طالب اور کلام بلیغ کے مشتاق ہیں، وہ اس کتاب میں اپنے مقصد کو پورے طور سے موجود پائیں گے۔

۱۱۔ استاذ محمد کرد علی رئیس مجمع علمی دمشق نے الہلال کے چار سوالات کے جواب میں جنمیں سے تیسرا سوال یہ تھا کہ

ماهی الکتب التی تنصحون لشبان الیوم بقراءتها.

وہ کون سی کتابیں ہیں جنکے پڑھنے کی آپ موجودہ زمانہ کے نوجوانوں کو ہدایت کرتے ہیں۔

اسی سوال کے تحت میں لکھا ہے۔

اذا طلب البلاغة فی اتمّ مظاهرها والفصاحة التی لم تشبها عجمة فعلیه نهج البلاغة دیوان خطب امیر المؤمنین

اگر بلاغت کا مکمل ترین مظاہرہ اور وہ فصاحت دیکھنا ہو جس میں عجمیت کی ذرا بھی آمیزش نہیں ہے تو تمھیں نہج البلاغہ کا

علی بن ابیطالب و رسائله
الی عماله ، یرجع الی
فصل الانشاء و المنشئین
فی کتابی "القدیم والحدیث"
طبع بمصر سنه ۱۹۲۵ء)
وشرح استاذی الشیخ
محمد عبده علیه واف
بالغرض من حیث اللغة
والادب اما شرح ابن
ابی الحدید فلا یسع طالب العلم
الامد ارسته علی رأی
استاذی الشیخ سلیم البخاری
فان فیه فصولا ممتعة فی اخبار
الصدر الاول وما بعده و
فی الادب والشعر والخطب لا یستغنی
عنها باحث مستفید.

مطالعہ کرنا چاہئے جو امیر المومنین علی بن ابیطالب
کے خطبوں اور خطوط کا جو اپنے عاملوں کے
نام لکھے ہیں مجموعہ ہے (تفصیل کیلئے ہماری کتاب
"قدیم وحدیث" کے فصل "انشاء وانشاپرداز" ان
ملاحظہ ہو۔ یہ کتاب مصر میں سنہ ۱۹۲۵ء میں شائع
ہوئی ہے) اور ہمارے استاد شیخ محمد عبدہ
کی شرح جو نہج البلاغہ پر ہے وہ حل لغات
اور ادبی نکات کے لحاظ سے مطلب برآری
کیلئے کافی ہے۔ لیکن ابن ابی الحدید کی شرح
وہ ایسی چیز ہے کہ میرے استاد شیخ سلیم بخاری
کی رائے کے موافق طالبعلم کیلئے اس کو
درسی حیثیت سے پڑھنا ضروری ہے۔ کیونکہ
اس میں صدر اول اور اسکے بعد کے تاریخی
واقعات نیز ادب، شعر اور خطبوں کا ایک
انتہائی مفید ذخیرہ موجود ہے جس سے کوئی
تحقیق شیوہ طالب علم مستغنی نہیں ہو سکتا۔

یہ جواب "الہلال" کے جلد ۳۵ کے جزء ۵ بابتہ مارچ سنہ ۱۹۲۷ء میں صفحہ ۵۷۲ پر

شائع ہوا ہے

۱۲۔ استاذ محمد محیی الدین عبد الحمید المدرس فی کلیۃ اللغۃ العربیہ بالجامع الازہر
جنھوں نے نہج البلاغہ پر تعلیقی حواشی تحریر کیے ہیں اور علامہ شیخ محمد عبدہ کے
حواشی کو برقرار رکھتے ہوئے خود بہت سی تحقیقات و شروح کا اضافہ کیا ہے اور ان
حواشی کے ساتھ یہ کتاب مطبع استقامہ مصر میں طبع ہوئی ہے انھوں نے اس
ایڈیشن کے شروع میں اپنی جانب سے ایک مقدمہ بھی تحریر کیا ہے جس میں
نہج البلاغہ کے استناد و اعتبار پر ایک سیر حاصل بحث کی ہے۔ ہم اس کے
ضروری اجزا یہاں پہ درج کرتے ہیں۔

وبعد فهذا الکتاب "نهج البلاغة"
وهو ما اختاره الشریف الرضی
ابو الحسن محمد بن الحسن الموسوی
من کلام امیر المؤمنین علی بن
ابیطالب وهو الکتاب الذی جمع
بین دفتیه عیون البلاغة و
فنونها وتهیأت به للناظر فیه
اسباب الفصاحة ودنا منه
قطافها اذ کان من کلام

یہ کتاب "نہج البلاغہ" کلام امیر المومنین علی
بن ابیطالبؑ کا وہ انتخاب ہے جسے
شریف رضی ابو الحسن محمد بن حسن موسوی
نے جمع کیا ہے۔ یہ وہ کتاب ہے جو اپنے
اندر بلاغت کے نمایاں خصوصیات اور
اسکے ہنروں کو لئے ہوئے ہے اور
دیکھنے والے کے لئے اس میں تمام اسباب
فصاحت کے فراہم ہیں اور ثمرہ اس کا سامنے
موجود ہے اس لئے کہ یہ اس بزرگ کا

افصح الخلق بعد الرسول صلی اللہ
علیه وسلم منطقا واشدهم اقتدارا
وابرعهم حجة واملكهم للغة
يديرها كيف شاء، الحكيم
الذی تصدر الحكمة
عن بيانه والخطيب الذی
يملأ القلب سحر لسانه
العالم الذی تهيأ له من
خلاط الرسول وكتابة
الوحی والكفاح عن الدين
بسيفه ولسانه منذ حداثته
مالم يتهيأ لاحد سواه۔

کلام ہے جو رسول اللہ صلعم کے بعد تمام خلق خدا
میں فصاحت گفتار اور قدرت کلام اور قوت
استدلال میں سب سے زیادہ تھا اور لغات عرب
پر سب سے زیادہ قابو رکھتا تھا کہ جس صورت سے
چاہتا تھا انھیں گردش دیتا تھا۔ وہ حکیم کامل
جس کے بیان سے حکمت کے سبق حاصل ہوتے
ہیں اور وہ خطیب جس کی جادو بیانی دلوں
کو بھر دیتی ہے۔ وہ عالم جس کیلئے رسول
کے ہر وقت کے ساتھ اور وحی کی کتابت اور
شمشیر و زبان دونوں سے دین کی نصرت
کے کمسنی ہی سے وہ خصوصیات حاصل ہوئے
جو کسی دوسرے کیلئے حاصل نہیں تھے۔

هذا كتاب نهج البلاغة وانا
حفی منذ طراءة السن وميعة
الشباب فلقد كنت اجد
والدی كثير القراءة فيه وكنت
اجد عمی الاكبر يقضی معه

یہ ہے کتاب نہج البلاغہ۔ اور مجھے اپنے
زمانۂ کمسنی اور ابتدائے جوانی سے اس کتاب
کے ساتھ خصوصیت حاصل ہے کیونکہ میں اپنے
والد کو دیکھتا تھا کہ وہ اکثر اس کتاب کو پڑھا
کرتے ہیں اور اپنے بڑے چچا کو بھی میں نے

طويل الساعات يردد
عباراته ويستخرج
معانيها ويتقبل اسلوبه
وكان لهما من عظيم
التأثير على نفسی ماجعلنی
اقفو اثرهما فاحله من
قلبی المحل الاول واجعله سميری
الذی لايمل وانيسی الذی اخلو
اليه اذا عز الانيس۔

دیکھا ہے کہ وہ گھنٹوں اس کتاب کے عبارات
کو پڑھتے رہتے اور اسکے معانی کو سمجھتے رہتے
اور اسکے انداز بیان پر غور کرتے رہتے تھے
ان دونوں بزرگوں کے میرے دل پر اثر
کا نتیجہ تھا کہ میں نے بھی انکی اقتدا کی اور
اس کتاب کو اپنے قلب میں سب سے پہلا درجہ
عطا کیا اور اسکو اپنا مونس تنہائی قرار دیا
جو کسی مونس و ہمدم کی عدم موجودگی میں
میری دلبستگی کا باعث ہو۔

اس کے بعد علامہ شیخ محمد عبدہ کی رائے اس کتاب کے متعلق اور جامع نہج البلاغہ شریف رضی کا تبصرہ جو انھوں نے اپنے مقدمۂ کتاب میں کتاب کی امتیازی خصوصیت کے متعلق کیا ہے نقل کرتے ہوئے فاضل محشی نے اس پر اظہار خیال کیا ہے۔ اسکے بعد لکھتے ہیں۔

وليس من شك عند احد من ادباء
هذا العصر ولا عند احد ممن تقدمهم
فی ان اكثر ما تضمنه "نهج البلاغة"
من كلام امير المؤمنين عليه السلام

موجودہ زمانہ کے اور نیز اسکے قبل کے ادبا میں سے کسی کے
نزدیک اسمیں کوئی شک نہیں کہ اکثر حصہ اس کلام کا جو
نہج البلاغہ میں مندرج ہے امیر المومنین کا کلام ہے۔ ہاں
اسمیں کسی ایک کو بھی شک نہیں ہے اور نہ اسمیں کوئی

نعم ليس من شك عند احد فى
ذلك وليس من شك عند احد
فى ان ما تضمنه الكتاب جاء على النهج
المعروف عن امير المؤمنين موافق
للاسلوب الذى يحفظه الادباء
والعلماء من كلامه الموثوق
بنسبته اليه ولكن بعض المعروفين
من ادباء عصرنا يميلون الى
ان بعض ما فى الكتاب من خطب و
رسائل لم يصدر عن غير الشريف
الرضى جامع الكتاب هو منشئه وهو مدعى
نسبته الى الامام.

شک ہے کہ جو کچھ اس میں درج ہے وہ اسی طریقہ پر ہے
جو جناب امیر کا عام طور سے معلوم ہے اور اُس انداز
بیان کے موافق ہے جو ادبا و علماء نے محفوظ کیا ہے
حضرت کے اُس کلام سے جسکی نسبت آپکی طرف قابل
وثوق طریقہ سے ثابت ہے لیکن ہمارے زمانہ کے
بعض مشہور ادبا کا میلان اس خیال کی طرف
ہے کہ بعض خطبے اور خطوط جو اس کتاب میں درج
ہیں وہ سید رضی جامع نہج البلاغہ ہی کی تالیف
ہیں اور اُن ہی کے انشا کیے ہوئے ہیں اور خود
انھوں نے ہی انکی نسبت کا امام کی طرف دعوی
کیا ہے۔

اس جماعت کے خیالات درج کرتے ہوئے موصوف رقمطراز ہیں۔

واهم ما يجده باحثو الآداب العربية فى هذا العصر من اسباب يلتمسون
بها القول بان الكتاب من صنع جامعه وتأليفه ذلك الذى نوجزه
لك فى الاسباب الاربعة الآتية.

الاول: ان فى الكتاب من التعريض بصحابة رسول الله صلى الله

عليه وآله وسلم ما لا يصح ان يسلم صدوره عن مثل الامام على
كما تراه فى ثنايا الكتاب من سباب معاوية و طلحة والزبير وعمرو بن
العاص ومن ذهب الى تأييدهم والدفاع عن سياستهم.

الثانى - ان فيه السجع والتنميق اللفظى وآثار الصنعة ما لم يعهده
عصر على ولا عرفه وانما ذلك شيئ طرأ على العربية بعد العصر
الجاهلى وصدر الاسلام وافتتن به ادباء العصر العباسى و
الشريف الرضى جاء من بعد ذلك على ما الفوه فصنف الكتاب
على نهجهم وطريقتهم -

الثالث: ان فيه من دقة الوصف واستفراغ صفات الموصوف
واحكام الفكرة وبلوغ النهاية فى التدقيق كما تراه فى وصف الخفاش
(١) والطاوس (٢) والنملة (٣) والجرادة (٤) وكل ذلك لم يلتفت
اليه علماء الصدر الاول ولا ادباؤه وشعراؤه وانما عرفه العرب
بعد تعريب كتب اليونان والفرس الادبية والحكمية. ويدخل فى
هذا السبب استعمال الالفاظ الاصطلاحية التى عرفت فى علوم
الحكمة من بعد كالاين والكيف ونحوهما وكذلك استعمال الطريقة
العددية فى شرح المسائل وفى تقسيمات الفضائل والرذائل مثل
قوله "الاستغفار على ستة معان (٥) ...... الايمان على اربع دعائم (٦)

الصبر۔ الیقین والعدل والجھاد والصبر منھا علی اربع شعب .... الخ

الرابع ان فی عبارات الکتاب ما یشم منہ ریح ادّعاء صاحبہ علم الغیب وھذا امر یجلّ عن مثلہ مقام علیؓ ومن کان علی شاکلۃ علیؓ ممّن حضر عھد الرسالۃ ورأی نور النبوۃ۔

(یعنی) اس سے بڑے اسباب جو اس کتاب کے کلام امیر المومنین ہونے کے خلاف پیش کیے جاتے ہیں وہ صرف چار ہیں جنھیں ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

(۱) یہ کہ اس کتاب میں اصحاب رسول اللہ کی نسبت ایسے تعریضات ہیں جن کا کسی طرح حضرت علی سے صادر ہونا تسلیم نہیں کیا جا سکتا۔ خصوصاً معاویہ طلحہ زبیر عمرو بن العاص اور اُنکے اتباع کے بارے میں تو سب و شتم تک موجود ہے

(۲) اس میں لفظی آرائش اور عبارت میں صنعت آرائی اس حد پر ہے جو حضرت علی کے زمانہ میں نایاب تھی۔

(۳) اس میں تشبیہات و استعارات اور واقعات و اوصاف کی صورت کشی اتنی مکمل ہے جس کا صدر اول اسلام میں بالکل پتہ نہ تھا اُس کے ساتھ حکمت اور فلسفہ کی اصطلاحی لفظیں نیز مسائل کے بیان میں حساب کا طریقہ یہ تمام باتیں اُس زمانہ میں رائج نہ تھیں۔

(۴) اس کتاب کی اکثر عبارتوں سے علم غیب کے ادعا کا پتہ چلتا ہے جو حضرت علی ایسے پاکباز انسان کی شان سے بعید ہے۔

موصوف ان خیالات کو رد کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

لسنا علم اللہ ممّن یری فی ھذہ الاسباب مجتمعۃ او منفردۃ دلیلا او شبہ دلیل علیٰ ما ذھب الیہ انصار ھذہ الفکرۃ وقد نغالی اذا نحن اعتبرناھا شبھا تعرض للبحث ویتکلف الباحث ردھا۔

خدا گواہ ہے کہ ہمیں ان اسباب میں مجموعی طور پر یا ایک ایک میں انفرادی حیثیت سے کوئی حقیقی دلیل یا دلیل کی صورت بھی اس دعوی کے ثبوت میں نظر نہیں آتی جسے ان لوگوں نے ثابت کرنا چاہا ہے بلکہ یہ بھی زیادتی ہوگی کہ ہم انھیں ایسے شبہات کا درجہ عطا کریں جو بحث و تحقیق میں سد راہ ہوتے ہیں اور جن کے جواب کی ضرورت ہوتی ہے۔

لیکن اسکے بعد اُنھوں نے ایک ایک کرکے ہر دلیل کو رد بھی کیا ہے۔

پہلی دلیل کے متعلق وہ لکھتے ہیں کہ تاریخ کا ہر طالب علم اس بات سے واقف ہے کہ حضرت علی کو اپنے سرپرست، چچازاد بھائی اور خُسر حضرت رسول کا صدمہ اٹھانا پڑا اُس وقت جب آپکی عمر تیس برس یا اس سے کچھ زائد تھی۔ وہ جوانی کا زمانہ تھا اور جوانی کی امنگیں معلوم ہیں۔ اسکے ساتھ آپ میں اصابت رائے، تبحر علمی، باریک نظری اور حسن عمل کے وہ تمام خصوصیات موجود تھے جو دوسرے سن رسیدہ اور بزرگ صحابہ میں سمجھے جا سکتے تھے۔ اور پھر نصرت دین میں آپکے وہ کارنامے خاص طور سے سرمایۂ ناز تھے جو آپنے رسالتماب کی زندگی میں انجام دیے تھے۔ اس صورت میں کم از کم اتنا ضرور ہونا چاہیے کہ مسلمانوں کی قسمت کے فیصلہ میں آپ کو شریک مشورہ

کرلیا جائے لیکن حالات ایسے فراہم ہوئے کہ آپ رسول کی تجہیز و تکفین میں مصروف رہے اور وہاں آپکی عدم موجودگی میں فیصلہ کرلیا گیا۔

اس صورت میں باہمی ایک طرح کی رنجش کا پیدا ہو جانا قدرتی حیثیت سے ایک ضروری امر ہے۔

اسکے بعد معاویہ نے آپ سے کھلم کھلا مقابلہ کیا اور جنگ کی۔ سمجھ میں نہیں آتا کہ ہمارے ادبا جب حضرت علی کی شمشیر کشی کو ان لوگوں کے مقابلہ میں تسلیم کرتے ہیں تو پھر اُن کو اُس لفظی سخت کلامی سے جو ان لوگوں کی نسبت نظر آتی ہے تسلیم کرنے میں عذر کیوں ہوتا ہے۔ اسی لئے آپ کے کلام میں جو اشارے پہلی صورت (خلفاء ثلثہ کے حالات) سے متعلق ہیں وہ نسبتہً نرم و ملائم ہیں اور دوسرے موقع پر آپکے تصریحات بہت سخت ہیں۔

دوسری دلیل کا جواب یہ ہے کہ کتاب میں سجع و قافیہ کی پابندی اس حد تک ہرگز نہیں ہے کہ معنوی محاسن کو نظر انداز کر دیا گیا ہو بلکہ جہاں تک دیکھا جاتا ہے اُسکے سجع و قافیہ میں آمد کی صورت نظر آتی ہے آورد نہیں ہے۔ اس طرح کی صورت اُس زمانہ میں بھی موجود تھی اور جو شخص جانتا ہو کہ علی بن ابیطالب کا فصاحت و بلاغت میں کیا درجہ تھا اُسے اس کے تسلیم کرنے میں کوئی عذر نہیں ہو سکتا۔

اسی سے تیسری دلیل کی کمزوری بھی ظاہر

ہو جاتی ہے۔ یہ کون کہتا ہے کہ باریک خیالی اور خوش بیانی اور وصف و تشبیہ کا حسن کسی قوم کا مخصوص حصہ ہے اور اگر ایک عرب، وہ بھی قریش کا انسان اور وہ جس نے قرآن کی فصاحت کو دیکھا ہو اور افصح العرب رسول کے ساتھ ابتدائے عمر سے رہا ہو وہ اس کمال کا مظاہرہ کرے تو قابل تسلیم نہیں ہے!

چوتھی دلیل کا جواب یہ ہے کہ جسے علم غیب سے تعبیر کیا جاتا ہے اُسے ہم فراست اور زمانہ کی نبض شناسی کا نتیجہ سمجھتے ہیں جو علی ایسے حکیم اسلام سے بعید نہیں ہے۔

یہ تصریحات ہیں اکابر علمائے اہلسنت کے جنھوں نے نہج البلاغہ کو کلام امیر المومنینؑ تسلیم کیا ہے۔ غیر مسلم مصنفین میں سے بھی دو شخصوں کی تحریر اس وقت میرے پیش نظر ہے جنھوں نے اس حقیقت کا اعتراف کیا ہے اور نہج البلاغہ کی صحت اسناد کی گواہی دی ہے۔

(۱) عبد المسیح انطاکی صاحب جریدۃ "العمران" مصر جس نے امیر المومنینؑ کی سیرت میں اپنی مشہور کتاب "شرح قصیدہ علویہ" تحریر کی ہے اور وہ مطبع رعمسیس فجالہ مصر میں شائع ہوئی ہے۔ وہ اپنی اس کتاب کے صـ ۵۳۹ پر تحریر کرتے ہیں

لاجدال ان سیدنا علیا امیر المؤمنین
هو امام الفصحاء واستاذ
البلغاء واعظم من خطب و
کتب فی عرف اهل هذه
الصناعة الالباء وهذا کلام
قد قیل فیه بحق انه فوق کلام
الخلق وتحت کلام الخالق
قال هذا اکل من عرف فنون
الکتابة واشتغل فی
صناعة التعبیر والتحریر
بل هو استاذ الکتاب
العرب ومعلمهم بلامراء
فما من ادیب لبیب
حاول اتقان صناعة التحریر
الا وبین یدیه القرآن و
نهج البلاغة ذاک کلام الخالق
وهذا کلام اشرف المخلوقین

اس امر میں اختلاف کی کوئی گنجائش نہیں ہے
کہ حضرت امیر المومنین علیؑ فصحا کے امام اور
بلغا کے استاد ہیں اور وہ تمام اُن لوگوں میں کہ
جنھوں نے عربی زبان میں تقریر یا تحریر میں
کمال دکھایا سب سے زیادہ جلیل المرتبہ اور بڑا
درجہ رکھتے ہیں اُنکا کلام ہمارے سامنے ہے
جس کے متعلق سچی بات یہ کہی گئی ہے کہ وہ تمام
خلق خدا کے کلام سے بالا اور بس خالق کے کلام
کے ماتحت ہے۔ یہ ہر اس شخص نے کہا ہے کہ جو
انشاپردازی کے فنون سے واقف اور تقریر و
تحریر کے فن میں ماہر ہے حضرت تمام عرب
انشاپردازوں کے استاد اور معلم ہیں۔ کوئی
باخبر ادیب جو انشاپردازی کے فن میں مہارت
حاصل کرنا چاہتا ہو ایسا نہ ہوگا جسکے سامنے
قرآن اور نہج البلاغہ موجود نہ ہوں وہ خالق
کا کلام اور یہ اشرف المخلوقین کا کلام اور وہ
انھی دونوں کتابوں کا سہارا لینے پر مجبور ہے

وعلیهما یعول فی التحریر
والتعبیر اذا اراد ان یکون
فی معاشر الکتبة المجیدین ولعل
افضل من خدم لغة قریش الشریف
الرضی الذی جمع خطب واقوال وحکم
ورسائل سیدنا امیر المؤمنین
من افواه الناس واملائهم واصاب
کل الاصابة باطلاقه علیه اسم
نهج البلاغة وما هذا الکتاب الا
صراطها المستقیم لمن یحاول
الوصول الیها من معاشر المتأدبین و
لعل احسن وصف قرأته لنهج البلاغة قول
الاستاذ الکبیر الفیلسوف الشیخ محمد عبده
المصری رحمة الله فقد وصف
ما کان یشعر به وهو بین یدی تلک الدرر
الحسان المزریة بعقود الجمان۔

اگر اچھا انشاپرداز اور ادیب بننا چاہتا ہے
شاید اُن لوگوں میں کہ جنھوں نے قریش کی
زبان (عربی) کی خدمت کی ہے سب سے بڑا درجہ
شریف رضی کو حاصل ہے جنھوں نے حضرت علیؑ
کے خطبے اقوال حکم اور خطوط کو جمع کیا ہے لوگوں
کے محفوظات اور تحریرات سے اور بیشک انھوں نے
بہت ٹھیک رکھا ہے اُس کا نام "نہج البلاغہ" یہ
کتاب حقیقۃً صحیح راستہ ہے اس شخص کے لئے
جو بلاغت کی منزل تک پہنچنا چاہتا ہو اور غالباً
بہترین توصیف جو میری نظر سے گذری ہے
نہج البلاغہ کی وہ قول ہے استاد کبیر فیلسوف
شیخ محمد عبدہ مصری کا جنھوں نے اپنے
احساسات و تاثرات کا اظہار کیا ہے اُس موقع
پر جب وہ ان نایاب بیش بہا موتیوں کے
سامنے تھے جو زر و جواہر سے زیادہ قیمت
رکھتے ہیں۔

اس کے بعد شیخ ابن عبدہ کی وہ عبارت نقل کی گئی ہے جو ہم اسکے قبل ناظرین

کر چکے ہیں اور اس عبارت کے نقل کرنے کے بعد لکھا ہے۔

هذا ما رأه الاستاذ الامام رحمة الله
و ما شعر به وهو مجدّ في درس
نهج البلاغة سائراً اليها فلا عجب
اذا فاز منها بالنصيب الاعلى فكان
افصح من كتب في المتأخرين وقد
قال لي رحمة الله مرة اذا رمت
ان تكون كاتباً فخذ الامام امير المؤمنين
عليه صلوات الله استاذاً
واتخذ اقواله الدرية في ظلمات
ليلك نبراساً وذكر مرة الى
المرحوم الشيخ ابراهيم اليازجي
الكاتب كاتب العرب وامام
اساتذة اللغة فيهم في العهد
الاخير بالاجماع قال "ما
اتقنت الكتابة الا بدرس
القرآن العظيم ونهج البلاغة

یہ رائے ہے جس کا استاذ امام (ابن عبدہ) رحمۃ اللہ
علیہ نے اظہار کیا ہے اور جو تاثرات انھیں پیدا
ہوئے ہیں اس موقع پر جب وہ نہج البلاغہ کے
درس میں منہمک اور بلاغت کی منزل کے سالک تھے
اسکے بعد کوئی تعجب کی بات نہیں ہے۔ اگر خود
شیخ ابن عبدہ بلاغت میں اعلیٰ درجہ پر فائز ہو گئے
ہوں اور حقیقت یہ ہے کہ متاخرین میں فصاحت و
بلاغت کے اعتبار سے موصوف ہی بہترین
انشا پرداز تھے اور خود موصوف نے ایک مرتبہ
مجھ سے فرمایا کہ اگر تم انشا پرداز بننا چاہتے ہو
تو امام امیر المومنین علی کو اپنا استاد بناؤ اور
اُن کے روشن کلمات کو اپنے لئے چراغ ہدایت
قرار دو اور ایک مرتبہ مجھ سے شیخ ابراہیم
یازجی نے جو اس دور اخیر میں متفقہ طور پر
کامل انشا پرداز عربی سمجھے اور امام اساتذہ
لغت مانے گئے ہیں فرمایا کہ مجھے اس فن میں

القويم فهما كنز العربية الذي لا ينفد و
ذخيرتها للمتأدب وهيهات ان
يظفر اديب بحاجته من
هذه اللغة الشريفة ان
لم يحي لياليه سهراً في
مطالعتها والتبحّر في عالي
مطالبها

جو اتنا کمال حاصل ہوا وہ صرف مطالعہ سے
قران مجید اور نہج البلاغہ کے یہ دونوں عربی
زبان کے وہ خزانہ عامرہ ہیں جو کبھی ختم نہیں ہو سکتے
اور سرمایہ ہیں طالبان علم ادب کیلئے اور کیا ممکن ہے
بھلا کوئی ادیب اپنے مقصد کو اس زبان کی کمالات
میں حاصل کر سکے جب تک وہ ان دونوں کتابوں کی
مطالعہ میں رات بھر بیدار نہ رہا ہو۔

(۲) فواد افرام بستانی' استاذ الاداب العربیہ فی کلیۃ القدیس یوسف (بیروت)
بڑے درجہ کے عیسائی ادیب اور محقق مورخ ہیں۔

انھوں نے ایک سلسلہ تعلیمی کتابوں کا "روائع" کے نام سے شائع کیا ہے جسمیں مختلف جلیل المرتبہ مصنفین
کے آثار قلمی اور تصانیف سے مختصر انتخابات' مصنف کے حالات' کمالات' کتاب کی تاریخی تحقیقات
وغیرہ کے ساتھ چھوٹے چھوٹے مجموعوں کی صورت میں ترتیب دیے ہیں اور کیتھولک عیسائی پریس
(بیروت) میں شائع ہوئے ہیں اس سلسلہ کا مجموعہ "امیر المومنین اور نہج البلاغہ" سے تعلق رکھتا ہے جس کے متعلق تمہیدی
مقدمہ میں جو مولف کے قلم سے ہے تحریر کیا ہے۔

انا نبدأ اليوم بنشر منتخبات من نهج البلاغة للامام
علي بن ابي طالب اول مفكري الاسلام

سب سے پہلے ہم اس سلسلہ کی ابتدا کرتے ہیں کچھ انتخابات کے ساتھ نہج البلاغہ
کے جو اسلام کے سب سے پہلے مفکر امام علی بن ابیطالب کی کتاب ہے
اس کے بعد وہ حصہ شروع ہوا ہے جو سلسلہ روائع کی پہلی قسط ہے۔

اس کا ٹائٹل پیج حسب ذیل ہے:-

علی بن ابیطالب

نہج البلاغہ

درس ومنتخبات

بقلم

فواد افرام البستانی

استاذ الاداب العربية فی كلية القديس يوسف

المطبعة الكاثوليكية - بيروت

١٩٢٧

اس کے بعد کتاب شروع ہوتی ہے جس کی تمہید کی چند سطریں حسب ذیل ہیں۔

علی بن ابیطالب	علی بن ابیطالب
٦٠٠ ــــ ٦٦١	ولادت ٦٠٠ء وفات ٦٦١ء
لعلی بن ابیطالب شخصية جذابة	علی بن ابیطالب کی ایک جذاب دخاص کشش
حامت حولها اقلام الرواة	والی شخصیت ہے جس کے گرد رواۃ حدیث اور
والمؤرخين واجتهدت فی فهمها	مورخین کے قلم ہمیشہ گردش کرتے رہے ہیں۔ اور
عقول النقاد المفكرين واهتدت	ناقدین ومفکرین کے عقول اس شخصیت کے
بهديها ميول الزهاد والسالكين	سمجھنے میں کوشاں رہے ہیں۔ اور زہاد و ارباب
وسار تحت لوائها الجم الغفير	سلوک کے توجہات انکی سیرت اور طرز زندگی
من المتأدبين ولم تكن الآراء	کی طرف متوجہ رہے ہیں اور انکے علم کے سایہ
المختلفة والنظريات المتباينة	میں ارباب ادب کی بڑی جمعیت چلتی رہی ہے
والمجادلات العديدة بين	مختلف اقوال اور جداگانہ نظریات اور کثیر التعداد
السنيين والشيعيين على كرّ	مناظرات جو باستداد زمانہ سنی اور شیعی فرقوں
الايام الا لتزيد الرجل سموا	میں رہا کیے ہیں وہ اس انسان کی بلندی
وعظمة بروزا من خلال	میں اضافہ ہی کرتے رہے۔ اور اسکے کمالات عقلیہ

غشاء المنازعات المتکاثف حینا والشاف احیانا فمن ھو ھذا الرجل العظیم و ما ھی قیمة رجل الادب۔

کی نمائش اُن منازعات کے پردوں سے جو کبھی گہرے اور اکثر اوقات ہلکے رہا کیے ہیں زیادہ ہی ہوتی رہی ہے۔ ہم کو دیکھنا ہے کہ یہ عظیم الشان انسان کون ہے اور علم ادب کا مخصوص انسان کیا قدر و قیمت رکھتا ہے۔

اس کے بعد مختلف عنادین کے تحت میں امیر المومنینؑ کی سیرت اور حضرتؑ کے خصوصیات زندگی پر روشنی ڈالی گئی ہے جو ایک عیسائی کی تحریر ہونے کے سبب پورے طور سے شیعی نقطۂ نظر کے موافق نہو لیکن پھر بھی حقیقت و انصاف کے بہت جوہر اپنے دامن میں رکھتی ہے۔ موضوع کی اجنبیت کو دیکھتے ہوئے یہ مقام مقتضی نہیں ہے۔ ورنہ ضرورت ہے کہ اس تحریر کا پورا ترجمہ ہدیہ ناظرین کیا جائے عنادین کتاب کے حسب ذیل ہیں:۔

نشأته غیرته وشجاعته بھماته وآماله۔ بعد موت النبی فتوحه علی۔ خلافة علی۔ المبایعة والمعارضة معرکة الجمل۔ معرکة صفین۔ آثاره۔ شخصیة علی الادبیة دور الشعور۔ دور المخیلة۔ دور العقل۔

غرض اسی طرح کے عنادین قائم کیے گئے ہیں۔ اور اپنے فہم کے مطابق امیر المومنینؑ کی شخصیت پر روشنی ڈالنے کی کوشش کی گئی ہے جو ایک اجنبی شخص کے قلم سے خوش آئند ضرور معلوم ہوتی ہے۔ اگرچہ کہیں کہیں اُس میں نظر کی غلطی اور بھول چوک کا نمونہ بھی نظر آجاتا ہے مذکورہ بالا عنادین پر ایک حد تک سیر حاصل بحث کرتے ہوئے۔ مصنف نے

عنوان قائم کیا ہے۔

"نہج البلاغہ" اور دوسرا عنوان "جمعہ" یعنی اس کتاب کی جمع و تالیف" اسکے تحت میں تحریر کیا ہے:۔

قال المسعودی عن خطب علی بن ابیطالب انھا فی سائر مقاماته اربعمأته خطبة ونیف وثمانون یوردھا علی البدیھة تداول الناس ذلك عنه قولا وعملا ومازال الناس یتداولون ذلك حتی قام الشریف الرضی فجمع کل مانقل عن الامام من خطب ورسائل ومواعظ فضمنھا کتابا واحدا اسماه "نھج البلاغه" انتھی من تالیفه فی رجب سنة ۴۰۰ھ (اذار ۱۰۱۰) بعد ان ترك اوراقا بیضا فی آخر کل باب رجاء ان تلقیف

مسعودی نے حضرت علی کے خطبوں کی نسبت کہا ہے کہ وہ آپکے تمام مواقع زندگی میں کچھ اوپر چار سو اسّی (۴۸۰) خطبے ہیں جن کو حضرتؑ نے فی البدیہہ ارشاد کیا تھا۔ اور لوگوں نے آپ سے سینہ بسینہ انکو نقل کیا۔" یہ خطبے برابر لوگوں میں شائع رہے یہاں تک کہ شریف رضی کا زمانہ آیا۔ اور انھوں نے جو کچھ امام کے خطبے اور خطوط اور مواعظ راویوں کی زبان سے نقل ہوئے تھے۔ سب کو یکجا مجتمع کر دیا اور ایک کتاب میں محفوظ کر کے اُسکا نام رکھا "نہج البلاغہ" جس کی تصنیف سے وہ رجب ۴۰۰ھ میں فارغ ہوئے اور انھوں نے ہر باب کے آخر میں کچھ اوراق سادہ رکھے اس امید میں کہ جمع و تالیف کے بعد شاید کچھ اور دستیاب ہو تو وہ اسکی مناسب جگہ پر درج کیا جا سکے۔ اور شریف رضی مذکور حضرت علی کی

عربی	اردو
علی شیٔ بعد الجمع فیدخد فی المحل	اولادیں تھے ۔ انکا نام تھا محمد بن طاہر بن حسین
الذی بناسبہ الشریف الرضی من سلالۃ علی	بن موسیٰ بن ابراہیم مرتضیٰ ابن امام موسیٰ کاظمؑ
اسمہ محمد بن طاہر بن الحسین بن موسیٰ بن	ولادت انکی ۹۶۹ء میں اور وفات ۱۰۱۵ء میں
ابراہیم المرتضیٰ بن موسیٰ الکاظم ولد ۹۶۹ء	تھی اور اپنے دادا (ابراہیم مرتضیٰ) کے نام پر
وتوفی ۱۰۱۵ء ویعرف ایضا بالمرتضیٰ لقب	کبھی انکو مرتضیٰ بھی کہا جاتا تھا ۔ اور شریف موسوی
احد اجدادہ وبالشریف الموسوی کان من	سے بھی یاد کیے جاتے ہیں ۔ یہ اپنے زمانہ کے بڑے مشہور
اشہر ادباء عصرہ ولہ دیوان شعر معروف	ادیب تھے اور اُن کا ایک دیوان مشہور و معروف ہے ۔

اس کے بعد عنوان قائم کیا ہے " صحۃ نسبتہ " یعنی اس کتاب کی صحت سند"
اُس کے تحت میں لکھا ہے ۔

عربی	اردو
لم یمر زمن علی جمع الکتاب حتی	نہج البلاغہ کی جمع و تالیف کو زیادہ زمانہ نہ گذرا
شک قوم من النقاد والمؤرخین	تھا کہ بعض ارباب نظر اور مورخین نے اس کتاب
فی صحۃ نسبتہ وکان فی مقدمتہم	کی صحت سند میں شک کرنا شروع کردیا ان
ابن خلکان فنسبہ الی جامعہ	میں سب کا پیشرو ابن خلکان ہے جس نے
وتبعہ علی ہذا القول الصفدی	اس کتاب کو اس کے جامع کی طرف منسوب کیا
وغیرہ فتغلغل الشک بین القوم	اور پھر صفدی وغیرہ نے اُس کی پیروی کی
الی الیوم وکان تسمیۃ الشریف	اور پھر شریف رضی کے بسا اوقات "مرتضیٰ"
الرضی بلقب جدہ المرتضیٰ	کہے جانے نے جو اُن کے دادا کے لقب کی

عربی	اردو
لبست علی بعض المؤرخین التمییز	مناسبت سے تھا بعض لوگوں کو دھوکے میں مبتلا
بینہ وبین اخیہ علی بن طاہر	کردیا اور وہ ان میں اور ان کے بھائی علی بن
المعروف بالمرتضیٰ (۹۶۶ -	طاہر معروف سید مرتضیٰ (متولد ۹۶۶ء متوفی
۱۰۴۴) فنسبوا الی ہذا الاخیر	۱۰۴۴ء) میں تفرقہ نہ سمجھ سکے اور انھوں نے
جمع نہج البلاغۃ کما فعل جرجی	نہج البلاغہ کے جمع کو ثانی الذکر کی طرف منسوب
زیدان وزاد غیرہم کالمستشرق	کردیا جیسا کہ جرجی زیدان نے کیا ہے، اور
کلیمان فجعل المرتضیٰ	بعض لوگوں نے جیسے مستشرق کلیمان نے
مؤلف الکتاب ونحن	طرہ یہ کیا کہ کتاب کا اصل مصنف سید مرتضیٰ
اذا تدبرنا اسباب	کو قرار دیدیا ۔ ہم جب اس شک کے وجوہ و اسباب
الشک نراہا ترجع	پر غور کرتے ہیں تو وہ ہر پھر کے پانچ امر قرار
الی خمسۃ امور .	پاتے ہیں ۔
(۱) ان فی نہج البلاغۃ من الافکار	(۱) یہ کہ نہج البلاغہ میں ایسے بلند مطالب
السامیۃ والحکم الدقیقۃ ما	اور دقیق فلسفی رموز ہیں جو حضرت علی کے
لا یصح نسبتہ الی عصر علی .	زمانہ کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے ۔
(۲) ان فیہ من التعریض بالصحابۃ	(۲) اُس میں صحابہ کے متعلق ایسے تعریضات
ما لا یصدر عن رجل	ہیں جو حضرت علی ایسے بلند مرتبہ انسان
فاضل کعلی .	کی طرف منسوب نہیں ہو سکتے ۔

عربی	اردو
(۳) ادعاء علم المغیبات وهو	(۳) غیب کی باتوں کے علم کا دعوی اور
لایکون فعل رجل عاقل.	یہ کسی عقلمند کا کام نہیں ہے
(٤) الوصف الدقیق.	(۴) کسی بات کا وصف بیان کرنے میں موشگافی۔
(٥) صناعة السجع والتنمیق التی	(۵) سجع و قافیہ اور عبارت آرائی جس کی اس
لم یتعوّدها اهل ذلك العصر.	زمانہ والوں کو عادت نہ تھی۔
و لیس فی اکثر هذه الاسباب	لیکن یہ تمام اسباب ایسے ہیں کہ وہ اس
ما یقف عثرة فی سبیل صحة نسبة الکتاب	کتاب کی صحت سند میں سدّ راہ نہیں ہو سکتے۔
فاما سموّ الافکار ودقة الحکم واغنا بیة	پہلی بات یعنی خیالات کی بلندی اور فلسفی
المعنی فانها فی کل عصر اذ هی	نکتہ پردازی اور مطالب کی صحت اور مضبوطی
ناتجة عن الاختبار البشری	یہ ہر زمانہ میں پیدا ہو سکتی ہے۔ اس لئے
مرافقة لهذه الحیوٰة فی تجاربها	کہ یہ انسان کے غور و فکر اور زمانہ کے
وقد رأینا فی حیوٰة المؤلّف	حالات سے تجربہ کے ساتھ سبق آموزی پر
واحزانه الکثیرة ونحیبة	مبنی ہے۔ اور مصنّف (یعنی حضرت علی) کی
آماله موادّ وافرة للتأملات	زندگی اور حضرت کے مختلف مصائب اور
العدیدة والنظریات	رنج و غم کے واقعات میں ایسے کافی اسباب
العمیقة فضلا عن ان علیّا	اور مواد فراہم ہیں کہ جنکی وجہ سے آپکے
حفظ القرآن بما فیه	غور و فکر کی قوت زیادہ ہو جائے اور

عربی	اردو
من الآیات وکان عالما	آپ حالات زمانہ میں تامل اور گہری فکر سے
کاکثر رجال عصره بکثیر	کام لیں اسکے علاوہ آپ قران مجید اور اسکی تمام
من الحکم البلیغة الموجودة	آیتوں کے حافظ تھے۔ اور پھر اپنے زمانہ کے
فی التوراة والانجیل فامکنه	بہت سے لوگوں کی طرح آپ اُن فلسفی اور
الاستقاء منها و انّما	حکمی باتوں سے بھی مطلع تھے جو توریت و
التعریض بالصحابة	انجیل میں مذکور ہیں، اور اس لئے آپ کو
فانه لشیئ طبیعی فی	اُن سے اقتباس کا موقع بھی حاصل تھا
ابن آدم ان یتأفّف و	(اس عبارت میں تبصرہ نگار کے عیسائی مذہب کے
یتألّم اذ یری نفسه	جذبات بہت زیادہ کارفرما نظر آتے ہیں)
ممنوعا من نیل مراده	دوسری بات یعنی صحابہ کے متعلق تعریض
مصروفا عن حقه و	یہ تو انسان کا فطری خاصّہ ہے کہ وہ اُف
الانسان مهما تقدم	کرے اور رنجیدہ ہو جب اپنے تئیں اپنے
فی الصلاح یظلّ انسانا	مقصد سے علحدہ اور اپنے حق سے محروم
ضعیفا عرضة لعوامل	ہوتے دیکھے۔ اور انسان جتنا بھی بلند مرتبہ
الطبیعة البشریة	ہو، لیکن پھر بھی انسان ہے اور انسانی خصوصیات
واما علم المغیبات	سے علحدہ نہیں ہو سکتا۔
فلا نتعرض له وهو	رہ گیا علم مغیبات اسکے متعلق ہم کچھ کہنا

ليس باحسن ما فی نهج البلاغة

واذا دققنا فی الوصف وكماله و اجل مظهره فی نهج البلاغة خطبة الخفاش و الطاؤس نحكم انه سبب فاسد لان من اخص صفات الشعر الجاهلی والمخضرم اتمام الوصف و تتبع هيئات الموصوف الی اخرها.

نری ذلك فی شعر الشنفری و امرئ القيس وعنترة وبشير بن عوانة من الجاهليين وعمر بن ابی ربيعة وامثاله من صدر الاسلام

نہیں چاہتے (بیشک ایک عیسائی کو اس بارہ میں سکوت ہی اختیار کرنا چاہیئے) اور یہ حصہ یعنی غیب کی چیزوں کا باب نہج البلاغہ میں کوئی اہم درجہ نہیں رکھتا ہے کہ اس کی نسبت خاص طور سے بحث کی جائے۔

اسکے بعد آخری وجہ یعنی وصف میں موشگافی اور اسکا نمایاں نمونہ خطبہ خفاشیہ اور طاوسیہ ہو اسکے لئے بھی ہمارا فیصلہ ہو کہ یہ سبب شک کا بالکل غلط ہے اس لیئے کہ زمانۂ جاہلیت اور پھر درمیانی دور کے اشعار کی خصوصیت یہ ہے کہ اُس میں ہر چیز کا وصف حد کمال پر ہوتا ہے. اور موصوف کی ہیئت اور اُسکی شکل کے تمام خصوصیات کو پورے طور پر پیش کیا جاتا ہے

یہ بات ہم کو شنفری اور امرا القیس اور عنترہ اور بشیر بن عوانہ کے اشعار میں نظر آتی ہے جو زمانۂ جاہلیت کے شعرا ہیں اور عمر بن ابی ربیعہ کے اشعار میں بھی کہ جو صدر اسلام کا

وكلهم يجارون عليا زمانا ومكانا.

ونكاد نقول القول نفسه عن السجع لولا الخطبة المعروفة بالشقشقية وهی من اسباب الشك عند الكثيرين علی انه يروی ابن ابی الحديد اشهر شارحی نهج البلاغة عن بعض مشايخه ان الشقشقية كانت معروفة قبل مولد الرضی.

شاعر ہے۔ اور یہ سب زمانہ ومکان کے اعتبار سے حضرت علی سے قرب رکھتے ہیں۔

اور یہی ہمارا فیصلہ ہے آخری وجہ یعنی سجع و قافیہ اور عبارت آرائی کے متعلق بیشک سب سے بڑا سبب بہت سے لوگوں کے شک کا خطبہ شقشقیہ ہے۔ حالانکہ ابن ابی الحدید جو نہج البلاغہ کا سب سے مشہور شارح ہے اسکا بیان ہے اپنے بعض اساتذہ کی زبانی کہ خطبہ شقشقیہ سید رضی کی ولادت کے قبل سے مشہور و معروف تھا۔

اس کے بعد بحث کو ختم کرتے ہوئے لکھا ہے۔

هذا وانه لمن الفضول الافاضة بذكر بلاغة هذا التاليف و الفائدة الجمة الناتجة عن دراسته فهو كما قال الشيخ محمد عبده حاو جميع ما يمكن ان يعرض للكاتب والخاطب من

اس کتاب کی فصاحت وبلاغت اور اُسکے درس و تدریس میں جو عظیم فائدہ ہو اسکا تذکرہ کرنا فضول ہو۔ اس لئے کہ حقیقةً جیسا کہ شیخ محمد بن عبدہ نے کہا ہے "یہ کتاب حاوی اور جامع ہے تمام اُن اغراض و مقاصد کو جو کسی انشاپرداز یا مقرر کو اپنی تحریر وتقریر میں پیش نظر ہو سکتے ہیں اس لئے کہ اس میں

اغراض الکلام فقد تعرض للمدح	مدح، مہذبانہ مذمت، فضائل و محاسن میں
والذم الادبی والترغیب فی الفضائل	ترغیب، بری باتوں سے اظہار نفرت،
والتنفیر من الرذائل والمحاورات	سیاسی خیالات، مجادلانہ مکالمات، حاکم کے
السیاسیة والمخاصمات الجدلیة	حقوق بذمہ رعیّت، رعیت کے حقوق بذمہ حاکم
وبیان حقوق الراعی علی الرعیة	سب کچھ موجود ہیں۔ پھر تمدن کے اصول،
وحقوق الرعیة علی الراعی واتی	عدالت کے قواعد، انفرادی نصائح اور عمومی
علی الکلام فی اصول المدنیة	مواعظ سب کچھ مندرج پائے جاتے ہیں۔
وقواعد العدالة وفی النصائح	مختصر اور مؤثر لفظوں میں وہی
الشخصیة والمواعظ العمومیة او کما	ہے جیسا کہا گیا ہے کہ خالق کے
قیل بتعبیر اوجز وتاثیر اوفر هو	کلام سے پست اور مخلوق کے
تحت کلام الخالق وفوق کلام المخلوق"	کلام سے بلند ہے۔

اس کے علاوہ اگر انسان کتب تاریخ و سیر کی سیر کرے تو اُسے جستہ جستہ نہج البلاغہ کے مندرجہ خطب و کتب کے اقتباسات اتنی کثرت سے مختلف مستند اسلامی کتب میں دستیاب ہونگے جنکے بعد اگر وہ منصف مزاج اور حقیقت پرور ہے تو کبھی علّامہ سید رضی رح کی طرف کسی بدگمانی کا توہم بھی نہ کریگا بلکہ وہ یقین کرلیگا کہ انھوں نے یہ تمام علمی و ادبی و مذہبی مواد مختلف مستند اسلامی کتب سے تتبع کے ساتھ جمع کیا ہے بلکہ بنظر احتیاط اس میں بھی انتخاب اور انتخاب در انتخاب کے

اصول کو محفوظ رکھا ہے۔

کامل ابن اثیر، طبری، مروج الذہب وغیرہ میں اس کا کافی ذخیرہ موجود ہے۔ نجف اشرف کے علّامہ شیخ ہادی کاشف الغطا دام ظلہٗ جو ایک متبحر اور وسیع النظر عالم ہیں اُنھوں نے "مستدرک نہج البلاغہ" (یعنی امیرالمومنین کے خطب و کتب و کلمات جو نہج البلاغہ میں درج ہونے سے رہ گئے تھے) کی جمع و تالیف کے سلسلہ میں "مدارک نہج البلاغہ" کتاب بھی تصنیف فرمائی ہے اور اُسمیں نہج البلاغہ کے تمام مندرجات کو جو دوسرے کتب میں ہیں اور وہ زیادہ تر نہج البلاغہ کے قبل کے ہیں تلاش کرکے اُنکا حوالہ دیا ہے۔ لیکن افسوس کہ وہ کتاب شائع نہیں ہوئی ہے۔

نہج البلاغہ کے داخلی اسلوب اور طریقۂ تالیف کو جو کوئی شخص دیکھے وہ اس شرط کے ساتھ کہ متعصب، معاند، ضدی اور ہٹ دھرم نہو ذاتی حیثیت سے یہ یقین کرلیگا کہ اس کتاب میں جمع و تالیف یعنی متفرق مواد کو مجتمع کردینے کا کام انجام دیا گیا ہے اور اس میں کسی تصنیف یا ذاتی تحریر کا پتہ بھی نہیں ہے۔

یہ بھی شعبہ بہت وسیع ہے اور اس میں اس بات کی اہم ضرورت ہے کہ میں نہج البلاغہ کا تتبع کرکے وہ مقامات پیش کردوں جہاں اس قسم کے خصوصیات نمایاں ہیں جو کتاب کی تالیفی حیثیت پر روشنی ڈالتے ہیں۔ مگر سردست اس جزو کو نظر انداز کیا جاتا ہے۔

علامہ سید رضی کیطرف سے جہاں جہاں بطور حل لغات، یا تبصرہ کے مختلف حواشی اور تذئیلات تحریر ہوئے ہیں اُنکی اور نہج البلاغہ کے متن کی عبارت میں عظیم اختلاف جو ایک ساتھ انسان کی نظر کے سامنے دو مختلف نمونے پیش کردیتا ہے اور ایک طرف کتنا ہی جلیل القدر اور علم ادب میں گرانمایہ سہی لیکن انسان کا کلام اور دوسری طرف مافوق کلام المخلوقات اور ماتحت کلام الخالق، کلام انسان کی نظر کو اپنے تفرقہ کی طرف پوری طور سے متوجہ کرلیتا ہے جس کے بعد ایسا ہی عقل کا نابینا ہو تو وہ کہے کہ اُس کلام کا مصنف یہی شخص ہے جسکی طرف جمع و تالیف کی نسبت دی جاتی ہے

پھر سید رضی رح کے دیگر تصانیف جیسے مجازات النبی" "خصائص الائمہ" "حقائق التنزیل وغیرہ جو فعلاً کتبخانوں میں موجود ہیں اُن میں اور اس کتاب (نہج البلاغہ) کے اسلوب تحریر، انداز بیان اور پایہ و مرتبہ میں موازنہ یہ ایک مستقل حقیقت رسا ذریعہ ہے جو شکوک کیلئے خرمن سوز بجلی کی حیثیت رکھتا ہے۔

ان سب کے بعد علامہ سید رضی کی جلالت و رفعت امانت و دیانت، صداقت و حقانیت جس کے دوست دشمن سب ہی معترف ہیں اور شیعوں کے علاوہ اُن کے زمانہ والے اور بعد کے علمائے اہلسنت کی کتابیں اُنکے بارہ میں رطب اللسان ہیں اور عباسی خلیفۃ المسلمین کی طرف سے اُنکا نقابت اشراف کا عہدہ جو انتہائی جلیل القدر منصب کی شان رکھتا ہے اور پھر دار السلام بغداد ایسے دار الخلافت اور سنی مرکز علم و حدیث میں اُنکا قیام اور معاصرین کی رقیبانہ و ناقدانہ دیکھ بھال

ایسی ذمہ دارانہ حیثیت کے شخص کی نسبت ان اسباب و حالات کی موجودگی میں یہ خیال کس قدر حقیقت سے دور اور تنگ نظری کا نتیجہ ہے کہ اُس نے ایک پوری کتاب تصنیف کرکے ایک تاریخی مذہبی بلند ہستی یعنی امیر المومنین علی بن ابیطالب کی طرف منسوب کردی پھر نہ بغداد کی فضا میں کوئی انقلاب ہوا نہ اُسکے خلاف کوئی احتجاج کیا گیا نہ کسی قسم کی تنبیہ کی نوبت آئی۔ یہ ہرگز عقل میں آنیوالی بات نہیں ہے۔

ہم جہانتک دیکھتے ہیں علامہ سید رضی کے زمانہ اور اُسکے ایک عرصہ بعد تک کوئی آواز نہج البلاغہ کی صحت کے خلاف بلند نہیں ہوئی ہے اور نہ کسی نے یہ کہا کہ یہ خود سید رضی کی تصنیف ہے۔

بیشک سب سے پہلے مورخ ابن خلکان ہیں جنھوں نے کتاب کے مضامین کو دیکھکر اُنکے امیر المومنین کی زبان کا کلام ہونے میں شک کیا ہے اور لاعلمی کی حیثیت سے اُس کو خود سید رضی کی طرف منسوب کردیا ہے لیکن یہ بالکل ظاہر ہے کہ لاعلمی کے اوپر مبنی ہونے والی نفی کسی طرح اُس ثبوت کے مقابل نہیں آسکتی جو یقینی اور قطعی دلائل کا نتیجہ ہو۔ انکار یا اعتراض کرنے والوں کے بیانات کو جب دیکھا جاتا ہے تو اُن میں صاف نظر آتا ہے کہ یہ انکار کسی محققانہ جستجو اور کاہش و کاوش کا نتیجہ نہیں ہے۔ بلکہ ان معترضین نے اکثر خود نہج البلاغہ کو اٹھاکر دیکھنے کی زحمت بھی گوارا نہیں فرمائی ہے۔ انکے مضطربانہ و دراز کار بیانات ہی سے معلوم ہو جاتا ہے کہ اندھیرے میں تیر اندازی ہو رہی ہے۔

لطف یہ ہے کہ جدید زمانہ کے بہت سے مدعیان تحقیق نے بھی آنکھ بند کرکے ٹٹولتے ہوئے راستہ چلنا اچھا سمجھا ہے اور بلند بانگ دعوائے حقیقت کی ذمہ داریوں کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔

جرجی زیدان ایسا شخص جو "تاریخ آداب اللغۃ العربیہ" کے ایسے موضوع پر قلم اٹھانے بیٹھا ہو وہ نہج البلاغہ کے متعلق کلام امیر المومنین ہونے میں اظہار شک کے ساتھ اُسکے جمع و تالیف کو جناب سید مرتضیٰ علم الہدیٰ کی طرف منسوب کر دے جو سید رضیؒ کے بھائی اور اُن سے تین برس بڑے ذوالثمانین کے لقب سے ملقب اور شافی، تنزیہ الانبیاء، انتصار وغیرہ کے مصنف ہیں اور سید رضیؒ کے انتقال کے ۲۹ برس بعد تک زندہ رہے ہیں حالانکہ یہ خیال علاوہ اُس تواتر سماعی کے جو ہر کتاب کے اُسکے مصنف کی طرح صحیح طور سے منسوب کیے جانے کا واحد ذریعہ ہے اور نیز نہج البلاغہ کے قریب ادوار مصنفین کے تحریرات سے کہ وہ چاہے اُنکے کلام امیر المومنینؑ ہونے میں شک کریں مگر انکی جمع و تالیف کو سید رضی کی طرف نسبت دینے پر متفق ہیں خود نہج البلاغہ کے مطالعہ سے بھی غلط ثابت ہوا اس لئے کہ اُس میں "خصائص الائمہ" کا حوالہ موجود ہے اس طرح کہ اُس کو ہم نے خصائص الائمہ میں لکھا ہے اور کتاب خصائص باتفاق کل علامہ سید رضی ہی کی کتاب ہے سید مرتضیٰؒ کی نہیں ہے۔

کتاب منتخب فی تاریخ آداب العرب جو عطایا دمشقی کی تصنیف ہے اور

مصر میں ۱۹۱۴ء میں شائع ہوئی ہے اُس کے صفحہ ۱۴۰ پر امیر المومنین علی بن ابیطالب کے حالات میں مذکورہ بالا تحقیق میں ترمیم کرکے سونے پر سہاگے کا کام کیا ہے اور عجیب و غریب گہر افشانی کی ہے جو نذر ناظرین ہے:

خلیفہ امیر المومنین علیؑ بن ابیطالب آپکی وفات ۶۶۳ء میں ہوئی ہے اور آپ اسلام میں اپنے علم اور شاعری کے سبب سے بہت مشہور ہو گئے تھے۔ اور آپکا ایک مجموعہ ہے حکیمانہ اقوال کا جس کا فارسی اور ترکی میں ترجمہ ہوا ہے۔ اور نہج البلاغہ ہے کہ جو مجموعہ ہے خطب اور مواعظ کا۔ اور ایک دیوان اشعار کا بھی آپ کی طرف منسوب ہے جس کا نام ہے انوار العقول اور واقعہ یہ ہے کہ اُن میں سے بعض حکم اور مواعظ اور تقاریر تو تالیف اور نظم خلیفہ علی کی ہیں لیکن اکثر ان میں سے جیسا کہ محققین علما کا خیال ہے وہ آپ کی نسل کے ایک شاعر امام شریف مرشد کی تصنیف ہیں جنکا انتقال ۱۰۴۲ء میں ہوا۔	الخلیفۃ امیر المومنین علی بن ابیطالب توفی سنہ ۶۶۳ وقد اشتہر فی الجیل الاول من الہجرۃ بعلمہ و شعرہ ولہ مجموع مائۃ حکم ترجم الی الفارسیۃ والترکیۃ وکتاب نہج البلاغۃ وھو مجموع خطب و مواعظ وینسبون لہ دیوان شعر یدعی انوار العقول والصحیح ان بعض ھذہ الحکم والمواعظ والعقائد ھو من تالیف و نظم الخلیفۃ علی ولکن اکثرھا کما یظنہ المحققون من العلماء من قلم احد الشعراء من نسلہ وھو الامام شریف مرشد المتوفی سنہ ۱۰۴۲

واہ سبحان اللہ کیا کہنا اس تاریخی تحقیقات کا جس پر علم و تحقیق آٹھ آٹھ آنسو روئیں۔ کتب رجال۔ تراجم علماء و تواریخ اسلام سامنے ہیں ذرا دیکھا تو جائے کہ یہ شریف مرشد کون ہیں جنکی طرف اس کتاب کو منسوب کیا جا رہا ہے۔ اور پھر کاش اپنا خیال درج کیا ہوتا۔ مگر قیامت تو یہ ہے کہ محققین علماء کی طرف نسبت دی ہے۔ اب یہ محفل محققین دیکھنے کے قابل ہے جو مصنف کے عالم خواب میں مرتب ہوئی تھی اور جو ممنون تعبیر بھی نہیں ہے۔ کیا ایسے ہی کمزور متزلزل بے اصل خیالات سے ان قطعی اور یقینی دلائل اور اقوال علماء کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے جو نہج البلاغہ کی صحت کے متعلق سابق میں درج کئے گئے۔

⁂

تمام شد

برائے ایصال ثواب
سید محبوب علی و سید جواد علی مرحومین
پسران سید حشمت علی مرحوم
سیدواڑہ صفی پور، ضلع اناؤ

فہرست رسائل امامیہ مشن رجسٹرڈ۔ لکھنؤ

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک	نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک
۱	قاتلان حسینؑ کا مذہب	۰۴ر	۱ر	۲۰	دی مارٹیڈم آف حسینؑ	۲ر	؎ر
۲	تحریف قرآن کی حقیقت (ختم)	۰۶ر	۱ر	۲۱	اسوۂ حسینی	۰۷ر	۱ر
۳	مولود کعبہ (ختم)	۱ر	؎ر	۲۲	جنگ صفین	۳ر	؎ر
۴	وجود حجت	۰۴ر	۱ر	۲۳	تذکرہ حفاظ شیعہ حصہ اول	۰۶ر	۱ر
۵	اصول دین اور قرآن	۰۴ر	۱ر	۲۴	" " حصہ دوم	۰۵ر	۱ر
۶	اتحاد الفریقین حصہ اول	۰۴ر	۱ر	۲۵	مقصود کعبہ	۱ر	؎ر
۷	حسینؑ اور اسلام (اردو)	۰۱ر	؎ر	۲۶	مذہب باب بہا حصہ دوم	۹ر	۱ر
۸	" " (ہندی)	۱ر	؎ر	۲۷	مذہب اور سائنس	۱ر	؎ر
۹	" " (انگریزی)	ختم		۲۸	معرکۂ کربلا	ختم	
۱۰	متعہ اور اسلام	۹ر	۲ر	۲۹	کربلا کا مہایودھ	"	
۱۱	امامت ائمہ اثنا عشر اور قرآن	۰ر	؎ر	۳۰	دی ٹریجڈی آف کربلا (انگریزی)	۲ر	؎ر
۱۲	تجارت اور اسلام (ختم)	۳ر	۱ر	۳۱	اسلام کی حکیمانہ زندگی	۹ر	۱ر
۱۳	اتحاد الفریقین حصہ دوم (ختم)	۰۴ر	۱ر	۳۲	دور استبداد	۰۴ر	۱ر
۱۴	علی اور کعبہ (ختم)	۱ر	؎ر	۳۳	حقیقت بدار	۲ر	؎ر
۱۵	رجال بخاری حصہ اول	۰۶ر	۱ر	۳۴	خطیب آل محمدؐ	۰۴ر	۱ر
۱۶	مذہب باب بہا حصہ اول	۰۵ر	۱ر	۳۵	تدوین حدیث	۱ر	؎ر
۱۷	نوروز و غدیر	۱ر	؎ر	۳۶	مطلوب کعبہ	۱ر	؎ر
۱۸	مجاہدۂ کربلا	۲ر	؎ر	۳۷	محاربۂ کربلا	۲ر	؎ر
۱۹	کربلا کا آتم بلیدان (ہندی)	ختم		۳۸	اسلام کا پیغام اردو	۰ر	؎ر

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک	نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک
۳۹	دی مسیج آف اسلام انگریزی	۱۰/	۳/	۴۸	شہدائے کربلا	۴/	۱/
۴۰	اثبات عزاداری	۴۰/	۱/	۴۹	کربلا کا جہاسم (ہندی)	۲/	۳/
۴۱	مسئلہ فدک	۵۰/	۱/	۵۰	حسین اِن دی پلپیت آف کربلا	۱/	۳/
۴۲	تاجدار کعبہ	۱/	۳/	۵۱	مشہد اعظم	۱/	۳/
۴۳	خلافت وامامت حصہ اوّل	۵۰/	۱/	۵۲	لاتفسدوا فی الارض	۸/	۱/
۴۴	" " حصہ دوم	۴۰/	۱/	۵۳	نہج البلاغہ کا استناد	۴/	۱/
۴۵	" " حصہ سوم	۴/	۱/	۵۴	خلافت و امامت حصہ چہارم	زیر طبع	
۴۶	تحقیق اذاں	۱/	۳/	۵۵	شہدائے کربلا حصہ دوم	"	
۴۷	ذوالجناح	۱۰/	۳/	۵۶	ابوالائمہ کی تعلیمات	"	

فہرست کتب امامیہ مشن بک ایجنسی

نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک	نمبر شمار	نام رسالہ	قیمت	خرچہ ڈاک
۱	حسین دی مارٹر (انگریزی) ختم	۱۲/	۲/	۸	رسالہ رسول کی بیٹی	۲/	۳/
۲	الشہید	۱۰/	۲/	۹	گل عصمت	۱۰/	۳/
۳	کائنات قبل از اسلام	۲/	۳/	۱۰	رجال بخاری حصہ دوم	۶/	۱/
۴	قاتلان حسین کی گرفتاری	۸/	۲/	۱۱	ڈیرم نزم اینڈ فری آف ملاحدہ (انگریزی)	۶/	[illegible]
۵	گنج دینیات	۱۲/	۲/	۱۲	تاریخ ازدواج	۸/	۱/
۶	ذخیرۃ الاحکام	۴/	۱/	۱۳	الہامی کلمات	۳/	۱/
۷	صحیفہ تجلی (دعائیں)	۸/	۱/	۱۴	شہید اسلام	۶/	۵/

پرنٹر ممتاز حسین جونپوری۔ پبلشر سید محمد رضا نقوی۔